تحریرات ندیم

ابنِ جاوید ابوادب
محمد ندیم عطاری

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

کتاب یا رسالے کا نام:

تحریرات ندیم

مصنف، مؤلف:	ابن جاوید ابوادب محمد ندیم عطاری
موضوع:	متفرقات
ناشر:	SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ:	PURE SUNNI GRAPHICS
سنہ اشاعت:	OCTOBER 2022 / RABIUL AWWAL 1444
صفحات:	90

© All Rights Reserved.
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
POWERED BY AMO

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

علمی اور اصلاحی مضامین کا مجموعہ

تحریرات ندیم

ازقلم:

ابنِ جاوید ابوادب محمد ندیم عطاری

ناشر:

Sabiya Virtual Publication

CONTENTS

(اس فہرست میں کسی بھی عنوان پر فقط ایک کلک کرنے سے آپ متعلقہ صفحے پر جاسکتے ہیں۔)

ایک اہم وضاحت 5

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ایک انداز 6

"اسلام میں عورت کا احترام و مقام" 7

"عورت مارچ نہیں فحاشی مارچ" 7

محمدِ مُصطفیٰ سب سے آخری نبی 10

خلفائے راشدین کا عقیدہ ختمِ نبوت: 13

حضرت ابوبکر صدیق اور جماعت صحابہ کا عقیدہ: 13

حضرت عمر فاروق اعظم کا عقیدہ: 13

حضرت عثمان غنی کا عقیدہ: 13

حضرت علی المرتضی کا عقیدہ: 14

نوٹ: 15

عُلَماء کا مقام وضرورت 15

علم پر تکبر 19

پہلی وجہ۔: 20

دوسری چیز: 21

تکبر سے بچانے والی تین باتیں: 22

کلامِ رضا اور تعظیمِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم 23

اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام 29

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی صفات: 31
آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت: 35
غسل: 37
کفن: 37
نمازِ جنازہ: 37
قبر میں اتارنے والے چار اصحاب: 37
قبرِ انور: 37
حُسنِ اخلاق 38
حُسنِ اخلاق کی 3 تعریفات: 41
اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ 41
تعظیمِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم 42
شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت 48
چادر اور چار دیواری 48
جدوجہد کے 40 سال مکمل 51
دعوتِ اسلامی بنانے کے لیے عُلمائے کرام کا پہلا اجلاس 52
امیرِ دعوتِ اسلامی کا تقرُّر 53
دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کیوں بنائی؟ 53
ایک مسئلہ کے ضمن میں کچھ اہم باتیں 55
ضروریاتِ دین 57
"ضروریاتِ مذہبِ اہلسنت وجماعت" 58
بدمذہبی کی بُو 61

جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیقِ اکبر کا 62
مدفن: 68
نوٹ: 69
علم سے محبت 69
جنّت میں نعمتوں کا دارو مدار 69
نظرِ بد کی نحوست 70
تجربے کی باتیں 70
توکل علی اللہ 70
توکل کا معنی: 73
توکل کا حقیقی مفہوم: 73
خوشی میں وفات 77
میرے والدِ محترم مدظلہ العالی فرماتے ہیں: 78
ہماری اردو کتابیں: 79

ایک اہم وضاحت

صابیا ورچوئل پبلی کیشن مختلف ذرائع سے موصول شدہ مواد کی اشاعت کر رہی ہے۔ کئی لکھنے والے اپنا سرمایہ ہمیں شائع کرنے کے لیے ارسال فرمارہے ہیں۔ ہم ایک اہم وضاحت بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں اور رسالوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ بالکل ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے اور پھر علماے اہل سنت کی کتابوں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جارہا ہے جن کے بارے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے اور پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی وغیرہ غلطیوں کی تو جو اشاعت خاص ہماری جانب سے ہوتی ہے یعنی وہ کتابیں اور رسالے جو **"ٹیم عبد مصطفی افیشل"** کی پیشکش ہوتی ہے ان کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں اور جو ہمیں دوسرے ذریعوں سے موصول ہوتا ہے ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے۔

ٹیم عبد مصطفیٰ آفیشل کی علمی تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہٰذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں اطلاع فرمائیں۔

عبد مصطفیٰ آفیشل

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ایک انداز

رات ایک دوست کی شہر جانے کے لیے کال آئی۔۔۔وقت مناسب پر دوست صاحب تشریف لے آئے ہم شہر کے لیے نکلے ادھر کچھ معاملات پہ بات ہوئی جب واپسی ہوئی ہم ایک شاپ پہ کچھ خریدنے کے لیے روکے۔۔۔وہاں فقیر تھا میں نے کچھ پیسے اسے پیش کیے دوست صاحب نے نے بھی کچھ پیسے پیش کیے۔۔۔دوست صاحب نے سپیشل نئے نئے نوٹ رکھے تھے اور بتا رہے تھے کہ یہ میں خاص تو پہ فقراء اور غریب لوگوں کے لیے رکھے ہیں مجھے ان کا ایسا کرنا پسند آیا بہت اچھا لگا۔۔۔گھر واپسی کے بعد دوست صاحب سے بات ہوئی وہ بتا رہے تھے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ "ہم جب اپنے لیے پسند کرتے ہیں تو سب سے اعلی سب سے اچھا پسند کرتے ہیں تو جب اللہ کریم کے لیے کسی کو دینے ہوں تو وہ بھی سب سے اعلی اور سب سے اچھا ہو یہ اللہ کریم کا ہی دیا ہوا سب کچھ ہے اسی کے دیئے سے دیتا ہوں" جب ان کے یہ بات سنی تو مجھے قرآنِ پاک کی یہ آیت یاد آئی۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ (۹۲)

ترجمہ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔

صحیح بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ ”حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینے میں بڑے مالدار تھے، انہیں اپنے اموال میں "بَیْرُحَاء" نامی ایک باغ بہت پسند تھا، جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں کھڑے ہو کر عرض کی: مجھے اپنے اموال میں ’’بَیْرُحَاء‘‘ باغ سب سے پیارا ہے، میں اسی کو راہِ خدا میں صدقہ کرتا ہوں۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس پر مسرت کا اظہار فرمایا اور پھر حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سرکارِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اشارے پر وہ باغ

اپنے رشتے داروں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا: اس کی قیمت صدقہ کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے، میں چاہتا ہوں کہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں اپنی پیاری چیز خرچ کروں۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اپنی محبوب اور پسندیدہ چیزیں راہِ خدا میں دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین

اپنی زکوٰۃ عطیات صدقات فطرانہ اپنی پیاری تحریک دعوتِ اسلامی کو دیں جزاک اللہ خیرا۔

مدنی چینل دیکھتے رہئیے

"اسلام میں عورت کا احترام و مقام"

"عورت مارچ نہیں فحاشی مارچ"

بعض نام نہاد مرد اور عورتیں یہ نعرہ لگا رہے ہیں "میرا جسم میری مرضی" اور "یہ چادر یہ چار دیواری گلی سڑی لاش کو مبارک" یہ باتیں احکام اسلام کے خلاف ہیں ہمارا جسم ہماری مرضی نہیں بلکہ ہمارے جسم کا مالک خالق کائنات، مالک دنیا و آخرت، رب قدوس علیم و حکیم ہے۔

اسلام نے عورت کو وہ مقام و احترام عطا فرمایا جو کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہے

یہ جو آزادی نسواں کا نعرہ لگا رہے ہیں اور اس کو پروموٹ کر رہے ہیں اصل میں یہ عورت تک اپنی رسائی کو آسان بنا رہے ہیں۔۔ جتنی دیر عورت چادر و چار دیواری میں یہ اپنی ہوس کو پورا نہیں کر سکتے۔

جو آزادی اسلام نے عورت کو دی ہے نہ کسی نے دی اور نہ دے سکتا ہے

"اسلام نے عورت کو کتنا احترام و مقام دیا"

قرآن پاک میں حضرت یوسُف علیہ السلام کے واقعہ میں ذکر فرمایا

"وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ"

"اور وہ جس عورت کے گھر میں تھے اُس نے اُنھیں اُن کے نفس کے خلاف پھسلانے کی کوشش کی" (پارہ 12 سورہ یوسف آیت 23)

اس آیت کی تفسیر میں جلالین میں ذکر کیا گیا ہے عورت سے مراد زلیخا ہے پھر اسکی تفسیر میں صاوی شریف میں وجہ بیان کی کہ نام کیوں ذکر نہیں کیا۔۔۔

اس عورت کا نام ظاہر طور پر ذکر نہیں کیا اس لیے کہ ذکر کرنا مناسب نہیں تھا پردہ پوشی زیادہ مناسب تھی اور ساتھ ساتھ ادب سکھانے کے لیے بھی نام ذکر نہیں کیا گیا۔

قرآن پاک میں سوائے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے کسی کا نام ذکر نہیں کیا گیا ان کا نام اس لیے ذکر کیا گیا کہ جب نصاریٰ نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ کی زوجہ گمان کرنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا نام ذکر کیا۔۔

جس اسلام میں عورت کے نام کا اتنا احترام ہے اس کے پورے جسم کا کتنا احترام ہو گا۔۔۔

وہ عورتیں ہوش کے ناخن لیں جو بے حیائی کو عام کرنے پہ تُلی ہوئی ہیں جب آپ خود اپنے مقام و احترام کو نہیں سمجھیں گی تو دوسرا تو اس کا فائدہ اٹھائے گا۔۔

عورت کو خالق کائنات نے صنف نازک بنایا ہے، نرم و نازک جسم بنا کر محبّت کا گھوارہ بنا دیا، زبان کو پست رکھ کر شیریں کلام کی حلاوت سے نوازا۔

محبوب خدا، سید الانبیاء، خاتم المرسلین نے "ان الجنۃ تحت امھات الاقدام (بیشک جنّت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے)" کا مژدہ سنا کر عورت کی عزت کو وہ عروج بخشا جو عورت کے وہم و گمان میں نہ تھا۔۔۔

عورت کو باحیا اور غیرت مند رکھنے کے لیے حجاب کا حکم دیا گیا تا کہ عورت کی عزت و احترام کا لحاظ رکھا جائے۔۔

لیکن یہود و نصاریٰ ، مشرکین و کفار کی باہمی سازش کے ذریعے مسلمان عورتوں کو آزادی نسواں کا نعرہ دے کر اسلام کا باغی بنا دیا۔۔

سر سے دوپٹہ اتار کر گلے میں ڈال دینا ، گریبان کھلا رکھنا ، بازو ننگے رکھنا ، حیاء و غیرت کا نام و نشان نہ ہونے کا نام عورتوں کی آزادی رکھ دیا گیا۔۔

کبھی عورت پردے میں حیاء کا پتلا بن کر باہر نکلتی تھی تو مردوں کی نگاہیں عزت و احترام کے پیش نظر جھکا جاتی تھی راستے سے ہٹ جاتے عورت کے لیے راستہ کشادہ کر دیتے۔۔

اور جب میرا جسم میری مرضی کا نعرہ بلند کرنے والی عورتوں نے اسلام کے قوانین سے بغاوت کر کے آزاد ہونے کا دعویٰ کیا۔۔ تو وہ بے حجاب ہو کر۔ گریبان کھول کر ، نیم برہنہ ہو کر بازاروں میں گھومنے لگی تو اس وقت سے ہوسناک نگائیں اس کے تعاقب میں لگ گئیں ، راستہ کشادہ کرنے کی بجائے اوباش ، بدقلاشوں نے عورتوں کے راستوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا ، عورتوں پہ آوازے کسنا محبوب مشغلہ بن گیا۔۔۔

اسلام نے عورت کو حیوانیت سے نکال کر انسانیت کے بلند و بالا مقام پر فائز کیا۔۔ اسلام نے ہی عورت کو عظمت و وقار جیسی عظیم نعمتوں سے سرفراز کیا۔۔۔ لیکن مغربیت نے آزادی کے نام پر عورت کو انسانیت سے دور کر کے پھر حیوانیت کی طرف دھکیل دیا۔۔۔

شرم و حیا سے ہی انسان اور حیوان میں فرق سمجھا جاتا ہے۔۔ جب شرم و حیا کا نام و نشان باقی نہ رہے تو حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ "جب تم میں حیاء نہ رہے جو جی میں آئے کر" جب حیاء نہ رہے تو انسان و حیوان میں امتیاز ختم ہو جانا ضروری بات ہے۔۔۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑھ رہا ہے جس اسلام نے ہمیں سب کچھ دیا آج ہم اسی اسلام کے احکام سے بغاوت کر رہے ہیں۔۔

"شرمِ نبی خوفِ خُدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں"

اسلام عورت کا تحفظ چاہتا ہے، عورت کو گندی نظروں سے بچانا چاہتا ہے۔ خدارا سمجھنے کی طرف آئیں۔
میں اپنی تمام ماؤں، بہنوں، سے عرض کرتا ہوں۔۔
"ہمیشہ کَلی بن کر رہنا، پھول بننے کی کوشش نہ کرنا، اگر پھول بنیں گی تو کوئی توڑ دے گا کوئی سونگھ لے گا ،کوئی مسل دے ،کیونکہ پھول کو توڑا بھی جاتا ہے سونگھا بھی جاتا ہے، اور مسلا بھی جاتا ہے۔۔۔اور کَلی کوئی نہ کوئی توڑتا ہے، نہ سونگھتا ہے، نہ کوئی مسلتا ہے اس لیے میری تمام مائیں بہنیں ہمیشہ کَلی بن کر رہیں عافیت میں رہیں گی۔"
"اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ "فرماتے ہیں

"کیا بات رضا اُس چمنستانِ کرم کی"
"زہرا ہے کَلی جس میں حسین اور حسن پھول"

اللہ تعالیٰ تمام مردوں کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی حیاء عطا فرمائے
اور ہماری تمام ماؤں، بہنوں کو سیدہ زہرا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی شرم و حیاء عطا فرمائے۔
آمین یارب العالمین

محمدِ مُصطفٰی سب سے آخری نبی

سب سے اوّل سب سے آخر
اِبتدا ہو اِنتہا ہو
تھے وسیلے سب نبی تم
اصل مقصودِ ہُدیٰ ہو
پاک کرنے کو وُضو تھے
تم نمازِ جانفزا ہو

سب بِشارَت کی اذاں تھے
تم اذاں کا مُدّعا ہو

سب تمہاری ہی خبر تھے
تم مُؤَخَّر مُبتَدا ہو

قُربِ حق کی منزلیں تھے
تم سفر کا مُنْتَہیٰ ہو

(امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ رحمہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اللہ پاک کا آخری نبی ماننا اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی طرح کا کوئی نیا نبی و رسول نہ آیا ہے اور نہ ہی آسکتا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام بھی قیامت کے نزدیک جب تشریف لائیں گے تو سابق وصف نبوت ورسالت سے متّصف ہونے کے باوجود ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نائب و امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے اور اپنی شریعت کے بجائے دین محمدی کی تبلیغ کریں گے۔
(خصائص کبریٰ جلد 2 صفحہ 329)

اس عقیدہ ختم نبوت کو قرآن پاک میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠۔

ترجمۂ کنزالعرفان: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔ (پ22، الاحزاب:40)

تفسیر یہ آیت مبارکہ۔۔۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے آخری نبی (Last Prophet)

ہونے پر نص قطعی ہے اور اس کا معنی پوری طرح واضح ہے جس میں کسی تاویل اور تخصیص کی ذرہ بھر بھی گنجائش نہیں۔ ختم نبوت سے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالی نے حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام کے آخر میں مبعوث فرمایا اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم فرمادیا، آپ صلی اللہ علی علیہ والہ وسلم کے ساتھ یا آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے بعد قیامت قائم ہونے تک کسی کو نبوت ملنا محال ہے۔ یہ عقیدہ ضروریات دین سے ہے، اس کا منکر اور اس میں ادنی سا بھی شک و شبہ کرنے والا کافر، مرتد اور ملعون ہے۔۔۔

پنج تن پاک کی نسبت سے عقیدہِ ختم نبوت پہ 5 احادیثِ مبارکہ:

1): بے شک رسالت اور نبوت ختم ہو گئی، اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ کوئی نبی۔

(ترمذی 4/121، حدیث: 2279)

2): اے لوگو! بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔

(معجم کبیر، 8/115، حدیث: 7535)

3): میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک حسین و جمیل عمارت بنائی مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس (عمارت) کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے کہنے لگے کہ اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ میں (قصر نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(مسلم، ص 965، حدیث: 5961)

4): بے شک میں اللہ تعالی کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین (لکھا ہوا) تھا جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔

(کنزالعمال، جزء: 6، 11/188 حدیث: 31957)

5): (اے علی!) تم کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو حضرت ہارون (علیہ السلام) کو حضرت موسی (علیہ السلام) سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مسلم، ص 1006، حدیث: 6217)

خلفائے راشدین کا عقیدہ ختمِ نبوت:

حضرت ابوبکر صدیق اور جماعت صحابہ کا عقیدہ:

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والے مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والوں سے جنگ کے لئے صحابیِ رسول حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں 24 ہزار کا لشکر بھیجا جس نے مسیلمہ کذاب کے 40 ہزار کے لشکر سے جنگ کی، تاریخ میں اسے "جنگ یمامہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس جنگ میں 1200 مسلمانوں نے جام شہادت نوش فرمایا جن میں 700 حافظ و قاری قرآن صحابہ بھی شامل تھے

مسیلمہ کذاب سمیت اس کے لشکر کے 20 ہزار لوگ ہلاک ہوئے اور اللہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم فتح نصیب فرمائی۔

حضرت عمر فاروق اعظم کا عقیدہ:

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد روتے ہوئے عرض کیا:

یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ پاک کی بارگاہ میں آپ کا مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو انبیائے کرام میں سب سے آخر میں بھیجا ہے اور آپ کا ذکر ان سب سے پہلے فرمایا ہے۔

حضرت عثمان غنی کا عقیدہ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں کچھ لوگ پکڑے جو نبوت کے جھوٹے دعویدار مسیلمہ کذاب کی تشہیر کرتے اور اس کے بارے میں لوگوں کو دعوت دیتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط

لکھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ ان کے سامنے دین حق اور (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی گواہی پیش کرو۔ جو اسے قبول کرلے اور مسیلمہ کذاب سے براءت و علیحدگی اختیار کرے اسے قتل نہ کرنا اور جو مسیلمہ کذاب کے مذہب کو نہ چھوڑے اسے قتل کردینا۔ ان میں سے کئی لوگوں نے اسلام قبول کرلیا تو انہیں چھوڑ دیا اور جو مسیلمہ کذاب کے مذہب پر رہے تو ان کو قتل کردیا۔

حضرت علی المرتضی کا عقیدہ:

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آخری نبی ہیں۔

شیخِ کامل امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے عقیدہ ختمِ نبوت پر بہت پیارے نعرے عطا فرمائے ہیں

محمدِ مُصطفیٰ۔۔۔ سب سے آخری نبی

احمدِ مجتبیٰ۔۔۔ سب سے آخری نبی

آمنہ کالاڈلا۔۔۔ سب سے آخری نبی

شاہِ ہر دوسرا۔۔۔ سب سے آخری نبی

تاجدارِ انبیاء۔۔۔ سب سے آخری نبی

ہیں حبیبِ کبریا۔۔۔ سب سے آخری نبی

ہیں شفیع الورا۔۔۔ سب سے آخری نبی

ہے ہمارا نظریہ۔۔۔ سب سے آخری نبی

عقیدہ سب صحابہ کا۔۔۔ سب سے آخری نبی

عقیدہ اہلبیت کا۔۔۔ سب سے آخری نبی

اولیاء کا نظریہ۔۔۔ سب سے آخری نبی۔

اللہ کریم ہمیں عقیدہ ختمِ نبوت پہ قائم و دائم رکھے۔۔۔اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی غلامی میں ہی زندگی اور موت دے۔۔آمین یارب العالمین۔

نوٹ:

ہر ہفتے مدنی چینل پہ نمازِ عشاء کے بعد مدنی مذاکرہ ہوتا ہے آپ ضرور شرکت فرمایا کریں۔

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود

ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

عُلَماء کا مقام وضرورت

علماء کو اللہ تعالی نے کس قدر بزرگی اور مرتبہ عطا فرمایا ہے اس کا مکمل طور پر بیان کرنا تو بہت مشکل ہے۔ان کی فضیلت وعظمت قیامت کے دن کھلے گی جب عام لوگوں کو تو حساب وکتاب کے لئے روکا ہوا ہوگا اور علماء کو ان کی شفاعت کے لئے روکا ہوگا۔اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے احادیث طیبہ میں علماء کے کثرت سے فضائل بیان فرمائے ہیں ۔علماء کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنا خوف اور خشیت ان کے دلوں میں رکھی ، ان کے درجات کو بلند فرمایا ، ان کو دوسرے لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی ، ان کو علم سکھانے پر غزوات میں شرکت کا ثواب عطا فرماتا ہے، ان کو آسمان ہدایت کے ستارے بنایا، ان کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا، ان کے لئے مقام شفاعت کا وعدہ فرمایا، ان کو عبادت گزاروں پر فضیلت عطا فرمائی ، ان کو لوگوں کے لئے حقیقی رہنما قرار دیا، ان کی مجلس کو انبیاء علیہم السلام کی مجلس کی طرح قرار دیا، ان کی بے ادبی کو باعث ہلاکت قرار دیا، کئی صورتوں میں ان کی بے ادبی کو کفر قرار دیا گیا، ان کی مجلسوں کو سبب ہدایت فرمایا، ان کی کثرت کو باعث خیر اور ان کی قلت کو باعث جہالت فرمایا۔الغرض علماء کا وجود دین و دنیا کی سعادتوں اور خوبیوں کا جامع ہے۔ می فضائل قرآن وحدیث میں اور کہیں صراحت کے ساتھ اور کہیں اشارے

کے طور پر بیان کئے گئے ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ -

ترجمہ: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں

(پارہ 22، سورہ فاطر، آیت 28)

ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

یَرۡفَعِ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ ۙ- وَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ ؕ -

ترجمہ: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا (پارہ 28، سورہ مجادلہ، آیت 11)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ایک شخص نے کہا کہ "دو ایسے مرد ہیں کہ ان میں سے ایک اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتا ہے جبکہ دوسرا فرائض کے علاوہ کچھ بھی زیادہ نفلی عبادت نہیں کرتا البتہ یہ ہے کہ وہ دوسرا شخص لوگوں کو علم دین سکھاتا ہے، ان میں افضل کون ہے؟" نبی مکرم، رسول معظم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"اس عالم کی فضیلت (نفلی عبادات کی کثرت کرنے والے دوسرے شخص پر) اس طرح ہے جس طرح میری فضیلت تمہارے ادنی مرد پر۔ میں کہتا ہوں کہ عبادت صحیح نہیں ہوتی مگر دین میں تفقہ (دین کا علم حاصل کرنے کے بعد" (کتاب الفقیر والمحققہ، جلد 2، صفحہ 18)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ شافع امت، جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جبکہ عالم اور عابد پل صراط پر جمع ہوں گے تو عابد سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اور اپنی

عبادت کے سبب ناز و نعمت کے ساتھ رہو اور عالم سے کہا جائے گا کہ یہاں ٹھہر جاؤ اور جس شخص کی چاہو شفاعت کرو۔ اس لئے کہ تم جس کسی کی شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی تو وہ انبیاء کے مقام پر کھڑا ہو گا۔(کنزالعمال ج10ص78)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بے شک زمین میں علماء کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان کے ستارے کہ ان کے ساتھ خشکی اور تری میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے تو جب ستارے غائب ہو جائیں تو قریب ہے کہ وہ راستے سے بھٹک جائیں۔

(کتاب الفقیر والمحققہ، جلد2، صفحہ78)

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا:

جس نے فقیہ (عالم دین) کو تکلیف دی اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دی اور جس نے رسول اللہ صلی للہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دی بیشک اس نے اللہ عزّوجل کو ایذاء دی۔“

(کتاب الفقیہ والمفقہ، جلد2صفحہ33)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

پرہیز گار لوگ سردار ہیں اور فقہاء (علمائے دین) قیادت کرنے والے ہیں۔

(معجم کبیر: جلد2، حدیث8476)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا:

بے شک امر اور نہی (یعنی حلال و حرام کے بارے میں علم کا ایک باب جاننے والا میرے نزدیک اللہ عز وجل کی راہ میں (۷۰) غزوات میں شرکت کرنے والے سے زیادہ پسندیدہ ہے

(کتاب الفقیر والمحققہ، جلد2، صفحہ16)

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں بلند مرتبے والا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان وسیلہ ہے اور وہ انبیا علیہم السلام اور علماء ہیں۔ (کتاب الفقیر والمحققہ، جلد 2، صفحہ 35)

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جب علماء اللہ کے ولی نہیں تو پھر کوئی اللہ کا ولی نہیں" (تفسیر صاوی جلد 2 صحفہ 182)

اب کسی نبی نے نہیں یہ ہمارا ایمان و عقیدہ ہے ہمارے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ ہمارا ایمان و عقیدہ ہے۔ ہر مسلمان کا یہ ایمان و عقیدہ ہونا ضروری ہے ہمارے یہاں علم نہ ہونے کی وجہ سے معلومات نہ ہونے کی وجہ سے ہم اپنے دین کی بنیادی تعلیمات کو چھوڑ کر دوسری تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے دین میں گنجائش نہیں ہے۔ یہ گنجائش نہیں ہے کا لفظ کہنے والا۔۔۔ اس کے علم کی کمی ہے۔ گنجائش نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے اسلام ایک عالمگیر دین ہے

اس دین میں قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے علماء کو سلامت رکھے یہ ہمیں قرآن و حدیث سے نکال نکال کہ دیتے ہیں ہم کبھی ان سے پوچھیں تو سہی ہم آپس میں بیٹھ کر ابحاث کرتے ہیں یہ علماء آٹھ آٹھ، دس دس، پندرہ پندرہ، بیس بیس سال محنتیں کرتے ہیں کتابیں پڑھتے ہیں۔

جب یہ ہمیں مسئلہ بتاتے ہیں تو ہم ان سے بے جا بحث کرتے ہیں ان سے الجھتے ہیں۔ ہم میں سے کوئی جب کسی ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے ڈاکٹر ہمیں میڈیسن لکھ کہ دیتا ہے کبھی ہم نے نہیں پوچھا اس ٹیبلیٹ میں کیا ہے کبھی پوچھا ہے ڈاکٹر سے ؟

کسی کیس کے معاملے میں وکیل کے پاس جاتے ہیں۔ کہتے ہیں وکیل صاحب یہ کیس حل کر دیں وہ ہم سے لاکھوں روپے لیتا ہے۔ آپ جاتے ہیں وکیل صاحب ہمارے پیپر تیار ہیں وکیل کہتا جی تیار ہیں بس آپ اس پہ دستخط کر دیں آپ چپ کر کہ دستخط کر دیتے ہیں یہ نہیں پوچھتے ان پیپر میں کیا لکھا ہے

۔۔کیوں کہ آپ کو پتا ہے ہماری قابلیت نہیں ۔۔ڈاکٹر،وکیل ۔ہر کسی کے سامنے چپ ۔۔!

لیکن اگر بولتے ہیں تو علماء کے آگے بولتے ہیں اپنی آخرت کی خیر مناؤ ان عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زبان کھولتے ہوئے ڈر جائیں۔

اگر عالِم کی توہین بطورِ علمِ دین کی تو یہ کفر ہے

اگر ذاتی معاملے کی وجہ سے ہے تو یہ خبیث باطن کی علامت ہے ڈر ہے کہ جو علماء کے بارے میں دل میں بغض رکھتے ہیں ان کا ایمان نہ سلب کر لیا جائے۔قدم قدم پر،سانس سانس پر، پیدائش سے لے کر مرنے تک بلکہ مرنے کے بعد میں ہمیں علماء کی ضرورت و حاجت ہے یہی علماء ہی ہیں جو ہمارے رہنما ہیں۔

آپ کیا جانو ان کا مقام و مرتبہ کیا ہے ہم مسلمانوں میں سب افضل ترین جو شخصیات ہیں وہ صرف و صرف علماء ہیں۔

علم پر تکبر

علم پر تکبر یہ ایک بڑی آفت اور ایسی بیماری ہے جس کا علاج بہت مشکل ہے ، اس مرض کے ازالے کے لئے زبدست محنت اور جد جہد کرنی پڑتی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ علم کی قدر جس طرح اللہ عزّوجل کے یہاں عظیم ہے اسی طرح بندوں کے نزدیک بھی عظیم ہے،علم کی قدر و منزلت مال و جمال کی قدر و منزلت سے بڑھ کر ہے بلکہ مال اور جمال کے ساتھ علم و عمل نہ ہو تو مال و جمال ہی بے قدر ہیں۔

اسی لئے حضرت سیدنا کعب الاخبار علہ الرحمہ فرماتے ہیں: "جس طرح مال کے سبب سرکشی ہوتی ہے اسی طرح علم کے سبب بھی سرکشی ہوتی ہے۔امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: ”عالِم کی لغزش عالَم کی لغزش ہے۔“

اسلام میں عالِم کے اس قدر فضائل ہیں کہ جسے دیکھ کر کوئی بھی عالم جاہل کے مقابلے میں اپنے آپ

کو کمتر خیال نہیں کرے گا بلکہ خود کو اس سے عظیم ہی خیال کرے گا، لہذا عالِم اگر اپنے آپ سے تکبر کو دور کرنا چاہتا ہے تو وہ دو چیزوں کے ذریعے تکبر کو دور کر سکتا ہے:

پہلی وجہ:-

پہلی چیز یہ ہے کہ وہ یہ جانے کہ عالِم پر اللہ عزّوجل کی حجّت سب سے زیادہ ہے، جاہل کے جس گناہ سے چشم پوشی کی جاتی ہے عالم سے اس کے دسویں حصے کو بھی برداشت نہیں کیا جاتا کیونکہ جو شخص علم و معرفت کے باوجود اللہ عزّوجل کی نافرمانی کرتا ہے وہ ایک بڑے جُرم کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جُرم یہ ہے کہ اس نے اللہ عزّوجل کی عطا کردہ نعمتِ علم کا حق ادا نہیں کیا۔ اس لئے رسول اکرم شاہ بن آدم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے: "قیامت کے دن ایک عالِم کو لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈالا جائے گا، آگ میں اس کی آنتیں نکل پڑیں گی اور وہ ان کے گرد ایسے چکر لگائے گا جیسے گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے، جہنمی اس کے پاس آئیں گے اور پوچھیں گے: تجھے کیا ہوا؟ وہ کہے گا: میں نیکی کا حکم دیتا مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور برائی سے منع کرتا مگر خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔" اللہ عزّوجل نے بے عمل عالِم کو گدھے اور کتّے کے ساتھ تشبیہ دی ہے چنانچہ اللہ عزّوجل ارشاد فرماتا ہے

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ- بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ- وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

ترجمہ کنزالایمان: ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی پھر اُنھوں نے اس کی حکم برداری نہ کی گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا۔ (پارہ 28 سورہ جمعہ آیت نمبر 5)

اس آیت میں مراد یہود کے علما ہیں اور بَلعَم بن باعُوراء کے بارے میں اللہ عزّوجل ارشاد فرماتا

ہے:

وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ(۱۷۵)وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُۚ-فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِۚ-اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْؕ

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہوگیا۔ اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کتّے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔ (پارہ 8 سورہ الاعراف آیت نمبر 176،175)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "بَلعَم کو کتاب اللہ کا علم دیا گیا تھا مگر پھر بھی اس نے دنیاوی خواہشوں کو ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ نے اسے کتّے سے تشبیہ دی کہ جب کوئی اس پر حملہ کرتا ہے تو زبان نکالتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے تو بھی زبان نکالتا ہے۔ یعنی اسی طرح یہ بَلعَم بھی ہے کہ اسے حکمت دی جائے یا نہ دی جائے یہ خواہشات کی پیروی نہیں چھوڑے گا۔ ایک عالم کے لئے یہی خطرہ بہت بڑا ہے (کہ وہ خواہشات کی پیروی کرے)۔

دوسری چیز:

جس کا جاننا تکبر کے ازالے کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ عالم اس بات کو جانے کہ بڑائی تو صرف اللہ عزّوجل کے شایانِ شان ہے، لہذا اگر وہ تکبر کرے گا تو اللہ عزّوجل کے غضب کا مستحق ٹھہرے گا۔ پھر یہ بھی کہ اللہ عزّوجل اس سے عاجزی کو پسند کرتا ہے اور اس سے فرماتا ہے: میرے نزدیک تم اس وقت تک قدر و منزلت والے ہو جب تک اپنے آپ کو قدر والا نہ سمجھو، اگر تم خود کو قدر و

منزلت والا سمجھو گے تو میرے نزدیک تمہاری کوئی قدر و منزلت نہیں ہو گی۔" لہذا انسان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے نفس کو اس بات کا پابند بنائے جس پر اس کا مالک عزّ وجل راضی ہو۔ یہ بات اس کے دل سے تکبر کو دور کر دے گی اگرچہ اسے اس بات کا یقین یا گمان ہو کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ اسی وجہ سے حضرات انبیائے کرام علیہم السلام تکبر سے دور رہے کیونکہ انہیں معلوم تھا جو شخص تکبر کے سلسلے میں اللہ عزّ وجل سے جھگڑتا ہے اللہ عزّ وجل اسے تباہ و برباد کر دیتا ہے اور اللہ عزّ وجل نے انہیں حکم دیا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کے متعلق عاجزی کا اظہار کریں تاکہ اللہ عزّ وجل انہیں بلندی عطا فرمائے۔

تکبر سے بچانے والی تین باتیں:

جب تم کسی بدعتی یا فاسق کو دیکھو یا انہیں نیکی کی دعوت دو اور برائی سے منع کرو تو تین باتیں ذہن نشین رکھو:

پہلی بات:

کہ تم اپنے سابقہ گناہوں اور خطاؤں کی طرف نظر کرو جو تم سے سرزد ہو چکی ہیں تاکہ تم خود اپنی نظروں میں حقیر ہو جاؤ۔..

دوسری بات:

یہ کہ جن باتوں کی وجہ سے تمہیں ان پر فضیلت حاصل ہے مثلاً: علم، صحیح عقیدہ اور عملِ صالح تو ان کے متعلق یوں تصور کرو کہ تمہیں اللہ عزّ وجل نے یہ ہمتیں عطا فرمائی ہیں، لہذا یہ اس کا احسان ہے اس میں تمہارا کوئی کمال نہیں۔ جب تم یہ خیال کرو گے تو تم خود پسندی سے محفوظ ہو جاؤ گے اور جب تم خود پسندی سے محفوظ ہو جاؤ گے تو تکبر سے بھی بچ جاؤ گے۔

تیسری بات:

یہ ہے کہ نہ تمہیں اپنے انجام کی خبر ہے, نہ اس کے انجام کی جس پر تم تکبر کر رہے ہو۔ ممکن ہے کہ تمہارا خاتمہ اچھا نہ ہو اور اس کا خاتمہ اچھا ہو۔ یہ تین باتیں پیش نظر رکھنے سے تم تکبر سے بچ جاؤ گے۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ اللہ کریم اپنے کرم سے ہمیں علمِ نافع عطا فرمائے اور ہمیں تکبر سے ہر دم محفوظ رکھے آمین یارب العالمین۔

میرا ہر عمل بس تیرے واسطے ہو
کر اخلاص ایسا عطا یارب

کلامِ رضا اور تعظیمِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جس طرح سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے اپنی زندگی مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور ہر نسبت کی تعظیم کا قولاً فعلاً خیال رکھا اور اپنے فتاویٰ میں ایسے بیش قیمت جواہرات نوکِ قلم سے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اس طرح اپنے نعتیہ دیوان بنام "حدائقِ بخشش" میں بھی ادب واحترام کے پہلو کو ملحوظ رکھا چنانچہ فرماتے ہیں۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

کلام رضا کا یہ شعر اپنے دامن میں سینکڑوں مضامین لئے ہوئے ہے۔ یہ شعر قرآن پاک کی کئی آیتوں اور سینکڑوں حدیثوں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے افعال وفرامین کا خلاصہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کو ایمان فرمایا گیا ہے اور بے ادبی کو کفر بتایا گیا۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جس مذہب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم صرف بڑے بھائی جتنی کی جائے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سادہ سا انسان سمجھا جائے۔ اس مذہب کے پیروکاروں کو ہم یہی کہیں گے ہمارا نظریہ تو یہ ہے کہ۔۔۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
اِن سا نہیں اِنسان وہ اِنسان ہیں یہ

قرآن تو اِیمان بتاتا ہے انھیں
اِیمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

جبکہ تمہارے مذہب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی جائے تو اسے شرک ٹھہراتے ہو تو پھر ہم تمہارے ایسے بے ادبی والے مذہب پر ہزار لعنت بھیجتے ہیں۔

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گِرا کرتے ہیں

ہمارے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت کے کیا کہنے انسان تو انسان رہے جانوروں کے سینوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا چراغ روشن فرمایا ہے جیسا کہ شفاء شریف میں ہے کہ بکری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی تعظیم کرتے ہوئے اچھل کود بند کر دیتی تھی اس کے علاوہ کثیر حیوانات کے واقعات کتب میں موجود ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر سلام کیا کرتے تھے جس طرح کہ سیرتِ حلبیہ میں واقعہ موجود ہے۔

تیسرے نمبر پر درختوں کی تعظیم کا ذکر کیا۔ درخت کے چل کر آنے کو سلام کرنے اور رسالت کی گواہی دینے کا واقعہ مشہور ہے۔

تو اس شعر کے اندر سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے حیوانات، نباتات اور جمادات کا عقیدہ تعظیم اجمالاً ذکر کر کے سینکڑوں احادیث کا خلاصہ پیش کیا ہے۔

اس شعر کے اندر بیان کردہ مفاہیم و مطالب کا نچوڑ یہ ہے کہ وہ تمام اشیاء جن میں سے کسی میں تو زندگی اور نشوونما ہے مگر عقل نہیں ہے اور کسی میں نشوونما ہے تو کسی میں نہ زندگی، نہ نشوونما اور نہ عقل۔

الغرض کائنات کی ہر شے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام کرتی ہے تو انسان کو بدرجہ اولیٰ چاہیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو نجاتِ اخروی کا ذریعہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تو عقل کی نعمت بھی عطا فرمائی ہے۔

یہ ادب کہ بلبلِ بے نوا کبھی کھل کے کر نہ سکے نوا
نہ صبا کو تیز رَوِش روا نہ چھلکتی نہروں کی دھار ہے

اس شعر میں سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے مزید بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب کا ذکر فرمایا کہ اس بارگاہ کا یہ ادب ہے کہ بلبل جو محتاج ہے وہ کُھل کر کبھی چہچہا نہیں سکتی اور نہ ہی ہوا میں اس بارگاہ کے اندر تیز چلنے کی مجال ہے اور نہ ہی دریا کی لہروں کی مجال ہے کہ وہ اپنا بہاؤ تیز کر کے طغیانی لے آئیں۔

الغرض کائنات کی ہر شے تعظیمِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ کی علمبردار ہے

یہ ادب جھکالو سرِولا کہ میں نام لوں گل و باغ کا
گلِ تر محمدِ مصطفیٰ چمن اُن کا پاک دِیار ہے

اس شعر میں بیان کیا گیا ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زلف کے اسیرو اور رخِ انور کے شیدائیو! محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینے میں سجاتے ہوئے ادب کو ملحوظِ خاطر رکھو اور اپنے سروں کو جھکالو کہ میں تمہارے سامنے ایک پھول اور ایک چمن کا ذکر کرنے لگا ہوں۔ تو سنو! اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! باغِ قدس کے تروتازہ پھول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس شہر مدینہ منورہ چمن اور باغ ہے تو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے واضح کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لیا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی منسوب اشیاء کا ذکر ہو تو ہماری گردنیں ادب و احترام سے خم ہو جائیں اور زبانِ حال سے یہ گواہی دے رہی ہوں۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا
نہ بس ایک جاں دو جہاں فِدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا
کروں کیا کروروں جہاں نہیں

دشتِ گِرد و پیشِ طَیبہ کا ادب
مکہ سا تھا یا سِوا پھر تجھ کو کیا

نَجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

ان دو اشعار میں سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے شہر مدینہ منورہ کے متعلق اپنی عقیدتوں اور محبتوں کا اظہار کرتے ہوئے عقیدہ تعظیم کو واضح کیا ہے اور جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب اشیاء مثلاً مدینہ شریف کے جنگل وغیرہ کا ادب کرنے کو ناجائز و شرک ٹھہراتے ہیں ان کو مخاطب کر کے سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام مکہ کا بھی ادب کرتے ہیں اور مدینہ پاک کا بھی احترام کرتے ہیں اس لئے کہ جس طرح مکہ حرم ہے اسی طرح مدینہ بھی حرم ہے اسی وجہ سے ہم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ پاک کی گلیوں کا بھی احترام کرتے ہیں۔ آس پاس کے جنگل کا بھی ادب کرتے ہیں۔ اب ہم مدینہ شریف کے جنگلات کا مکہ کی طرح ادب کرتے ہیں یا اس سے بھی زیادہ کرتے ہیں ۔ یہ ہمارے ایمان کا تقاضہ ہے۔ جب تم عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہو تو تمہیں اس بحث میں دخل اندازی کرنے کی ضرورت نہیں کہ مکہ افضل ہے یا مدینہ؟ مدینہ کے صحراؤں و جنگلات کا ادب زیادہ کریں گے یا مکہ کے صحراؤں اور جنگلات کا؟ یہ ایمان والے لوگوں کا اختلاف ہے اور جن کے دلوں میں عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے ان کو اس بحث سے کیا کام؟

جتنے بھی کام ہیں جن کا تعلق ذاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا منسوب ہیں ان کی تعظیم کرنا ہمارا دین ہے۔ احادیث میں اسی کا ذکر ہے اور تم جو کہتے ہو جو کوئی کسی پیر، پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔

تمہارے اس نظریئے کا بطلان روزِ روشن کی طرح واضح طور پر ہو چکا ہے اور یہ تمہاری شقاوت قلبی ہے

تم سے یہی کہیں گے۔۔۔

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضؔا
دَم میں جب تک دَم ہے ذِکر اُن کا سُناتے جائیں گے

ادب و احترام کے اس پہلو کو بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے مزید بیان فرمایا کہ

ان کی حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لئے
آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دِل میں گھر کریں

اس شعر میں تو سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے مدینہ طیبہ کے کانٹوں سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ ویسے مدینہ شریف کے ذرے ذرے کا ادب کرتے ہیں ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔۔

حرم کی زَمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے اَو جانے والے

اس شعر میں سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ مکہ اور مدینہ کے زائر سے مخاطب ہیں کہ تو قدم رکھ کے چل رہا ہے۔ یہ مقدس زمین تو سر کے بل چلنے کی جگہ ہے۔ چونکہ سر کے بل چلنا تو محال عادی ہے لہذا اس سے مراد یہی ہے کہ غایت درجہ کی تعظیم کی جائے کیونکہ۔۔۔

ارے یہ جلوہ گہِ جاناں ہے
کچھ اَدَب بھی ہے پھڑکنے والے

اس شعر میں سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ نبی دو عالم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضری دینے والے زائرین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس کا ادب سکھا رہے ہیں کہ کیف و سرور کی حالت میں ادب کے تقاضوں کا پاس رکھنا اس لئے کہ یہ وہ بارگاہ ہے

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

حضرت جنیدِ بغدادی اور بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیھم جیسے اکابرین یہاں حاضری کے وقت اونچا سانس نہیں لیتے۔۔

اس امت کا شعار چلا آرہا ہے کہ جس طرح ظاہری حیاتِ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ضروری تھی اسی طرح بارگاہِ اقدس کی تعظیم بعدِ وصال بھی فرض ہے۔

رضاؔ کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چُومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

اس شعر میں سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ اپنی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو بیان کرتے ہوئے خود کو مخاطب کرکے ارشاد فرما رہے ہیں کہ۔۔۔

اے رضا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کا شرف تو تم نے پالیا۔ مدینہ شریف میں پہنچ گے اور یہ بھی سعادت مل گئی کیونکہ۔۔۔

وہاں اِک سانس مل جائے یہی ہے زیست کا حاصل
وہ قسمت کا دھنی ہے جو گیا دم بھر مدینے میں
(امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

مگر اے رضا! یہ بتا کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچے کے کسی کتے کے پاؤں بھی چومے ہیں یا نہیں؟ اپنے آپ کو فرما رہے ہیں کہ یہ افسوس ہے تیرا دماغ اتنا ہی ہے کہ تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی گلی کے کتے کے قدم نہ چوم سکا۔

عشق و محبت عشق و محبت اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں تعظیمِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

ابنِ جاوید ابوادب محمد ندیم عطاری

اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

آخری نبی محمدِ عربی ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس نے عمر سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے عمر سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی"۔

معلوم ہوا کہ سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین ﷺ کی محبت اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض رسول اللہ ﷺ سے بغض ہے اور جس نے رسول اللہ ﷺ سے محبت کی یقیناوہ جنّتی ہے اور جس نے آپ ﷺ سے بغض رکھا یقیناوہ جہنمی ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

وہ عمر جس کے اَعدا پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا پیدائش عام الفیل کے تیرہ سال بعد ہوئی، یوں آپ رضی اللہ عنہ کی تاریخِ ولادت 583 عیسوی تقریبًا 41 سال قبل ہجرت ہے

حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ عظیم سعادت حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا نسب نویں پشت میں حضرت سیدنا کعب بن لُوی رضی اللہ عنہ پر جاکر آخری نبی محمدِ مُصطفٰی ﷺ کے نسب مبارک سے جاملتا ہے۔۔۔ دور جاہلیت اور دورِ اسلام دونوں میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام "عمر" ہی رہا۔ عمر کے معنی ہیں "آباد رکھنے والا" یا "آباد کرنے والا"۔ حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سبب چونکہ اسلام آباد ہونا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی آپ کو "عمر" نام عطا فرما دیا اور اسلام آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سبب آباد ہو لہذا آپ اِسم با مُسمّٰی ہیں۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا نام آسمانوں میں "فاروق" انجیل میں "کافی" تورات میں "مَنۡطَقُ الۡحَق" اور جنّت میں "سِراج" ہے

(ریاض النضرۃ)

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابو حفص" ہے

فاروق کا معنی "فرق کرنے والا" حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فاروق اس لیے کہتے ہیں آپ حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔

امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

فارقِ حق و باطل امامُ الہُدیٰ

تیغِ مَسلُولِ شدت پہ لاکھوں سلام

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے القابات:

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو گیارہ القابات کے ساتھ یاد فرمایا:

(1)امیر المؤمنین (2)غیظ المنافقین (3)امام العارفین (4)اسلام کی عزت (5) اسلام کی شوکت (6)اسلام کی قوت (7)اسلام کی دولت (8)اسلام کا تاج (9)اسلام کی معراج (10)عزُّالاسلامِ و المسلمین (11)سیّد المحدثین۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد22 صحفہ 643)

آپ رضی اللہ عنہ کے شباب (جوانی) کا جب آغاز ہوا تو ان امور کی طرف توجہ کی جو شرفائے عرب کا معمول تھے عرب میں اُس وقت جن چیزوں کی تعلیم و تربیت دی جاتی تھی اور جو امور شرافت کے لیے لازم خیال کیے جاتے تھے اُن میں نسب دانی ، سِپہ گری ، پہلوانی اور خطابت جیسی صفات سرفہرست تھیں ۔ دور جاہلیت میں آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی ذات میں یہ تمام صفات پیدا کرلیں تھیں جن کا اس وقت شرفائے قُریش و رؤسائے قُریش میں پایا جانا ضروری تھا بعض صفات تو آپ کو ورثے میں ملی تھیں ، جبکہ بعض آپ نے خود ہی کوشش کر کے اپنے اندر پیدا کرلیں تھیں ۔ زمانہ جاہلیت

میں آپ کی ذات میں پائی جانے والی چند صفات کا تذکرہ پیش کرتا ہوں:

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی صفات:

1)آپ رضی اللہ عنہ میں لکھنے پڑھنے کی صفت موجود تھی

2)آپ رضی اللہ عنہ کو عَبرانی زبان کا علم تھا

3)آپ رضی اللہ عنہ میں سفارت کاری کی صفت بھی موجود تھی

4)آپ رضی اللہ عنہ مختلف قبائل کی نسب دانی کی صفت بھی موجود تھی

5)آپ رضی اللہ عنہ پہلوانی اور کُشتی کے فن میں مہارت رکھتے تھے

6)آپ رضی اللہ عنہ فنِ شہسواری کے بھی ماہر تھے

7)آپ رضی اللہ عنہ فنِ شاعری کا بھی بہت عمدہ ذوق رکھتے تھے

8)آپ رضی اللہ عنہ پڑھے لکھے ہونے کی وجہ سے بہترین خطیب و مقرر بھی تھے

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کھالوں کا کام کیا کرتے تھے بعض روایات کے مطابق آپ زراعت بھی کیا کرتے تھے جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث مبارکہ میں ہے کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ لوگوں سے اس پر مزارعت فرماتے کہ اگر حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اپنی طرف سے بیج لائیں تو ان کے لیے نصف پیداوار ہوگی اور اگر وہ لوگ خود بیج لائیں تو ان کے لیے اتنا ہی ہوگا۔

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے 10 نکاح فرمائے۔ ان میں آٹھ (8) ازواج اور دو (2) باندیاں ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "میں صرف قضائے شہوت کی نیت سے اپنی ازواج کے پاس نہیں جاتا، بلکہ میری نیت اولاد کا حصول ہے اگر یہ مقصد نہ ہوتا تو میری ایک ہی زوجہ ہوتی۔

آپ رضی اللہ عنہ ایک اور مقام پہ ارشاد فرماتے ہیں: کہ میں خود کو جماع کرنے پر اس لیے مجبور کرتا ہوں کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ مجھے ایسی نیک صالح اولاد عطا فرمائے جو اس کی تسبیح کرے اور ہر وقت اس کی

یاد میں مگن رہے۔

آپ کی اولاد کی تعداد چودہ (14) ہی جن میں دس (10) بیٹے اور چار (4) بیٹیاں ہیں

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے رشتہ داری:

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کے داماد اور شہزادی کونین رضی اللہ عنہا کے بھی داماد ہیں۔

اور فاروقِ اعظم رضی اللہ علیہ حسنین کریمین یعنی امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے بہنوئی ہیں

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے پھوپھا اور امام باقر رضی اللہ عنہ کے دادا ہیں۔

مکی مدنی سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کہ مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان عمر سے بہتر کوئی شخص نہیں"

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے خلیفہ رسول اللہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یوں پکارا: "یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ" یعنی "اے رسول اللہ ﷺ کے بعد اُمت میں بہترین شخص" یہ سن کر امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: "اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتُ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَی رَجُلٍ خَیْرٍ مِنْ عُمَرَ" یعنی "آپ نے مجھے یوں کہہ دیا ہے تو سنیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی انسان پر آج تک سورج طلوع نہیں ہوا۔

سبحان اللہ العظیم کیا شان ہے کیا محبت ہے آپس میں ماشاء اللہ۔۔۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نہایت عاجزی وانکساری والے تھے اس بات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ملک شام تشریف لے گئے، حضرت سیدنا

ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ دونوں ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں گھٹنوں تک پانی تھا، آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، اونٹنی سے اترے اور اپنے موزے اتار کر اپنے کندھے پر رکھ لئے، پھر اونٹنی کی لگام تھام کر پانی میں داخل ہو گئے تو حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

اے امیر المومنین! آپ رضی یہ کام کر رہے ہیں مجھے یہ پسند نہیں کہ یہاں کے باشندے آپ رضی اللہ عنہ کو نظر اٹھا کر دیکھیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عاجزی وانکساری سے بھرپور جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

افسوس اے ابوعبیدہ! اگر یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا تو میں اسے اس اُمت کے لئے نشانِ عبرت بنا دیتا۔ کیا تمہیں یاد نہیں ہم ایک بے سرو سامان قوم تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزّت بخشی، جب بھی ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عزّت کے علاوہ عزّت حاصل کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں رسوا کر دے گا۔

سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ باکمال فراست رکھتے تھے

ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں تشریف فرما تھے ساتھ ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب بھی تھے کہ ایک شخص کا وہاں سے گزر ہوا۔ لوگوں نے عرض کیا: ”حضور! کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شخص کو جانتے ہیں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: "ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کے متعلق غیب سے اطلاع دی تھی جس کا نام سواد بن قارب (رضی اللہ عنہ) ہے، میں نے اسے دیکھا تو نہیں لیکن اگر وہ زندہ ہے تو پھر وہ یہی شخص ہے اور اسے اپنی قوم میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے بلا لیا اور اس سے گفتگو فرمائی تو ویسا ہی ہوا جیسا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار مدینہ منورہ کی ایک گلی سے گزر

رہے تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ سامنے سے ایک نوجوان آرہا ہے اور اس نے کپڑوں کے نیچے ایک بوتل بھی چھپا رکھی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی فراست سے پہچان لیا کہ یہ شراب ہی کی بوتل ہوگی، چنانچہ جیسے ہی وہ قریب پہنچا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے پوچھا: اے نوجوان! یہ کپڑوں کے نیچے کیا اٹھا رکھا ہے؟ یقیناً اس بوتل میں شراب تھی نوجوان نے اسے شراب کہنے میں شرمندگی محسوس کی۔ اس نے فوراً دل ہی دل میں دعا کی: ”یا اللہ عزّوجل! مجھے حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے شرمندہ اور رسوا نہ فرما، ان کے ہاں میری پردہ پوشی فرما، میں تیری بارگاہ میں سچی توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ بھی شراب نہیں پیوں گا۔ اس کے بعد نوجوان نے عرض کیا: ”امیر المؤمنین! یہ تو سرکے کی بوتل ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "مجھے دکھاؤ۔“ جب اس نے وہ بوتل آپ کے سامنے کی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دیکھا تو وہ واقعی سرکے کی بوتل تھی۔

مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مردہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو وہاں دو فرشتے منکر نکیر آجاتے ہیں جو تند خُو اور سخت دل ہیں، جن کے چہرے ایسے نیلے اور سیاہ ہیں جیسے تاریکی ہوتی ہے۔ ان کی آواز میں گرجتی بجلی کی مانند، آنکھیں گرنے والے ستاروں کی طرح اور دانت نیزوں کی طرح ہیں وہ اپنے بالوں میں زمین پر تیرتے آتے ہیں۔ ایک کے ہاتھ میں اتنا وزنی ہتھوڑا ہوتا ہے کہ تمام جن و انس مل کر اسے اٹھا نہیں سکتے۔ وہ دونوں قبر والے سے اس کے رب (عزّوجل)، اس کے نبی (ﷺ) اور اسکے دین کے متعلق سوالات کرتے ہیں۔ یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ جب وہ میرے پاس آئیں گے تو کیا میں اسی طرح صحیح سالم رہوں گا جیسے اب ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ ‘عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ پھر تو میں انہیں آپ ﷺ کی طرف سے خوب جواب دوں گا۔ سرکار ﷺ نے ارشادفرمایا: اے عمر! اس رب عزّوجل کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا مجھے جبریل امین نے بتایا ہے کہ وہ دونوں فرشتے جب تمہاری قبر میں آسکیں گے اور سوالات کریں گے تو تم ہوں جواب دو گے کہ میرا رب اللہ عزّوجل ہے مگر

تمہارا رب کون ہے؟ میرے نبی تو محمد (ﷺ) ہیں مگر تمہارا نبی کون ہے؟ میرا دین اسلام ہے مگر تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہیں گے: بڑی تعجب کی بات ہے، ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں یا تم ہماری طرف بھیجے گئے ہو؟

اللہ اکبر کیا شان ہے حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی۔

آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو شہید کرنے والے شخص کا نام ابولؤلؤ فیروز تھا، جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ غلام تھا، جنگ نہاوند کے قیدیوں میں سے تھا، اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں البتہ یہ بات محقق ہے کہ یہ مسلمان نہیں تھا بلکہ غیر مسلم تھا۔ علامہ طبری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ابولؤلؤ نصرانی تھا جبکہ علامہ ذہبی علیہ الرحمہ کی روایت کے مطابق وہ مجوسی تھا۔

بعض روایات میں یوں ہے کہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اپنے گھر سے جب نماز فجر کے لیے نکلتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، ابولؤلؤ راستے میں ہی چھپا ہوا تھا اور اس نے موقع دیکھ کر آپ پر خنجر کے تین قاتلانہ وار کر دیے جو مہلک ثابت ہوئے۔ جبکہ بعض روایات میں یوں ہے کہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی عادت مبارک تھی کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اعلان فرماتے: اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ یعنی اپنی صفیں سیدھی کر لو۔ پھر نماز شروع کرتے۔ ابولؤلؤ بھی صف میں موجود تھا، جیسے ہی سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز شروع کی تو اس نے آپ پر اس خنجر سے حملہ کیا اور تین شدید وار لگائے۔ آپ زخمی حالت میں نیچے تشریف لے آئے۔

ابولؤلؤ آپ کو زخمی کر کے بھاگ کھڑا ہوا، آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: اس کتے کو پکڑو، اس نے مجھے قتل کر دیا ہے۔ پوری مسجد میں شور برپا ہو گیا، لوگ اس کے پیچھے بھاگے تو اس نے تقریبًا بارہ افراد کو زخمی کر دیا، جن میں سے چھ افراد بعد میں شہید ہو گئے، ایک صاحب نے اس پر کپڑا ڈال کر اسے

دبوچ لیا۔ جب اسے یقین ہوگیا کہ اب میں فرار نہیں ہوسکتا تو اس نے اسی خنجر سے اپنے آپ کو قتل کر دیا۔

حضرت سیدنا عمرو بن میمون رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زخمی ہونے کے بعد زرد رنگ کا لحاف اوڑھا ہوا تھا، آپ نے اپنے زخم پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اللہ عزّوجل کا حکم پورا ہو کر رہے گا۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہل سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال کے وقت فرمایا: یع اگر اللہ عزّوجل نے میری مغفرت نہ فرمائی تو میری اور میری ماں کی ہلاکت ہے۔ بس یہی فرماتے ہوئے آپ کا یکم محرم الحرام 24ھ انتقال ہوگیا۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسد مبارک چارپائی پر رکھا ہوا تھا اور آپ کو کفن دے دیا گیا تھا، تمام لوگ آپ کے اردگرد بکھڑے ہو کر دعا مانگ رہے تھے، آپ کے اوصاف بیان کر رہے تھے اور آپ کے لیے رحمت کی دعا کر رہے تھے کہ اچانک پیچھے سے کسی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ مولا علی شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تھے، انہوں نے بھی سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے رحمت کی دعا اور آپ کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے: ”اے امیر المؤمنین! آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا نہ چھوڑا جو مجھے آپ سے زیادہ محبوب ہو کہ میں اس کے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملوں، اور خدا کی قسم! مجھے یقین ہے کہ اللہ عزّوجل سلآپ کو آپ کے دونوں دوستوں یعنی سید المرسلین، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت نصیب فرمائےب گا۔ کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اکثر یہ فرماتے سنا کرتا تھا کہ میں ابوبکر اور عمر آئے، میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابوبکر اور عمر باہر نکلے۔

غسل:

آپ کو غسل آپ کے بڑے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دیا

کفن:

آپ رضی اللہ عنہ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا

آپ رضی اللہ عنہ کا جسدِ مبارک تجہیز وتکفین کے بعد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مبارک چارپائی پر رکھا گیا اور اسی پر جنازہ پڑھا گیا

نمازِ جنازہ:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ حضرت سیدنا صُہیب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

قبرِ میں اتارنے والے چار اصحاب:

نمازِ جنازہ کے بعد رسول خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور سیدنا صدیقِ اکبر رضوی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا ۔آپ کے بڑے بیٹے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ ان چار صحابہ کرام علیہم الرضوان نے قبر میں اتارا۔ بعض روایات میں حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا نام بھی آیا ہے

قبرِ انور:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو قبر میں اس طرح رکھا گیا کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا سر مبارک امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے کندھے کے برابر تھا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر مبارک رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کندھے مبارک کے برابر تھا۔

اللہ عزّوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو آمین یارب العالمین۔

"ابنِ جاوید ابوادب ندیم رضا عطاری"

حُسنِ اخلاق

حُسن اخلاق رسول اکرم ﷺ کی صفت اور صدیقین کا افضل عمل ہے۔ در حقیقت یہ نصف دین اور متقین کے مجاہدے کا ثمر و نتیجہ اور عبادت گزاروں کی ریاضت ہے جبکہ بُرے اخلاق زہر قاتل، جان لیوا، ذلت ورسوائی اور ربّ تعالیٰ کے جوارِ رحمت سے دوری جیسی برائیوں پر مشتمل ہیں۔ نیز بداخلاقی انسان کو شیطانی گروہ میں داخل کرتی ہے، یہی وہ دروازے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی جلائی ہوئی آگ کی طرف کھلتے ہیں جو دلوں پر چڑھتی ہے۔ جیسا کہ اچھے اخلاق وہ دروازے ہیں جو دلوں سے جنت کی نعمتوں اور رب تعالیٰ کے جوار رحمت کی طرف کھلتے ہیں۔

اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کی تعریف کرتے اور آپ پر اپنی نعمت کو ظاہر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: (پارہ 29، سورہ قلم آیت: 4)

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ.

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔

علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فرماتے ہیں: "یہ آیت گویا کہ ''مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ'' کی تفسیر ہے کیونکہ تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے قابلِ تعریف اَخلاق اور پسندیدہ اَفعال آپ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر تھے اور جس کی ایسی شان ہو اس کی طرف جنون کی نسبت کرنا درست نہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ لکھتے ہیں: حق جَلَّ وَ عَلَا نے فرمایا: ''وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ'' اور بے شک تو بڑے عظمت والے ادب تہذیب پر ہے کہ ایک حِلم و صبر کیا، تیری جو خصلت ہے اِس درجہ عظیم و باشوکت ہے کہ اَخلاقِ عاقلانِ جہان مُجتمع ہو کر اس کے ایک شِمّہ (یعنی

قلیل مقدار) کو نہیں پہنچتے، پھر اس سے بڑھ کر اندھا کون جو تجھے ایسے لفظ سے یاد کرے۔

(فتاوی رضویہ، جلد30 صفحہ164، 165)

حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اخلاق کے درجات مکمل کرنے اور اچھے اعمال کے کمالات پورے کرنے کے لیے مجھ کو بھیجا۔

حضرت سعد بن ہشام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے دریافت کیا: اے اُمُّ المؤمنین! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، مجھے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق کے بارے میں بتائیے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ”کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا خُلُق قرآن ہی تو ہے۔

حُسنِ اخلاق کے متعلق عشرہ مبشرہ کی نسبت سے 10 فرامینِ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

وہ دسوں جن کو جنّت کا مژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

1)... فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔

2)... فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بروزِ قیامت میزانِ عمل میں جو سب سے وزنی چیز رکھی جائے گی وہ تقویٰ اور حُسنِ اخلاق ہے

3)... فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: حُسنِ اخلاق اللہ عزّوجل کی عظیم ترین مخلوق ہے

4)... بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باعتبارِ ایمان سب سے افضل مومن کون ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہیں۔

5)... فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم لوگوں کو اپنے اموال سے خوش نہیں کر سکتے، البتہ! اپنی خندہ پیشانی اور

خوش اخلاقی سے انہیں خوش کرو۔

6)... فرمانِ مُصطفیٰ ﷺ: مومن کی عزت اس کا دین ہے، اس کی شرافت اس کا حُسنِ اخلاق ہے اور اس کی مُروّت اس کی عقل ہے۔

7)... فرمانِ مُصطفیٰ ﷺ: بروزِ قیامت تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور میری مجلس میں زیادہ قریب اچھے اخلاق والے ہوں گے۔

8)... فرمانِ مُصطفیٰ ﷺ: بے شک حُسنِ اخلاق خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح سورج کی حرارت برف کو پگھلا دیتی ہے۔

9)... فرمانِ مُصطفیٰ ﷺ: برکت حُسنِ اخلاق میں ہے۔

10)... ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں سامنے کی جانب سے حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! دین کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "حُسنِ اخلاق۔" پھر وہ داہنی طرف سے آیا اور عرض کی: دین کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "حُسنِ اخلاق۔" پھر وہ بائیں جانب سے آیا اور عرض کی: دین کیا ہے؟ فرمایا: "حُسنِ اخلاق۔" پھر وہ پُشت کی جانب سے آیا اور عرض کی: دین کیا ہے؟ پھر ارشاد فرمایا: "حُسنِ اخلاق۔ پھر اس کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: "کیا تو اسے نہیں سمجھا اس کا مطلب یہ ہے کہ تو غصہ نہ کرے۔

حُسنِ اخلاق کے متعلق میں پنج تن پاک کی نسبت سے 5 اقوالِ بزرگانِ دین:

1)... حضرت سیدنا لقمان حکیم علیہ الرحمہ کے صاحبزادے نے ان سے عرض کی: اے والدِ محترم! انسان کی کون سی خصلت اچھی ہے؟ فرمایا: دین۔ پھر پوچھا: اگر دو ہوں تو؟ فرمایا: "دین اور مال۔ پھر پوچھا اگر تین ہوں تو؟ فرمایا: "دین، مال اور حیا۔" پھر پوچھا: اگر چار ہوں تو؟ فرمایا: "دین، مال، حیا اور حُسنِ اخلاق۔" پھر پوچھا: "اگر پانچ ہوں تو؟ فرمایا: "دین، مال، حیا، حُسنِ اخلاق اور سخاوت۔ پھر پوچھا: اگر چھ ہوں؟ فرمایا: "اے بیٹے! جب کسی میں یہ پانچ خصلتیں جمع ہو جائیں تو وہ کامل متقی اللہ تعالیٰ کا ولی اور شیطان سے بَری ہے۔

2)... حضرت سیدنا حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جس انسان کا اخلاق بُرا ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔

3)... حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: انسان اپنے حُسنِ اخلاق کے سبب جنّت کے اعلی درجات پالیتا ہے حالانکہ وہ کوئی عبادت گزار نہیں ہوتا اور انسان اپنے بُرے اخلاق کے سبب جہنم کے سب سے نچلے طبقے تک پہنچ جاتا ہے باوجود یہ کہ وہ عبادت گزار ہوتا ہے۔

4)... حضرت سیدنا یحییٰ بن معاذ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حُسنِ اخلاق رزق کا خزانہ ہے۔

5)... امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے حُسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آؤ اور اعمال میں ان سے الگ رہوں۔

حُسنِ اخلاق کی 3 تعریفات:

1)... حضرت سیدنا حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حُسنِ اخلاق خوش مزاجی، مال خرچ کرنے اور ایذا رسائی سے باز رہنے کا نام ہے۔

2)... حضرت سیدنا ابو سعید خرّاز علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: غیرُ اللہ کی طرف التفات نہ کرنا حُسنِ اخلاق ہے

3)... امیر المؤمنین حضرت علیُّ المُرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے: حُسنِ اخلاق تین چیزوں کا نام ہے:

"(1)... حرام سے اِجتناب (2)... حلال کا حُصُول (3)... اَہل و عیال پر خرچ میں کشادگی کرنا۔"

اللہ کریم سے دعا ہے ہمیں اچھا اخلاق اپنانے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین

نوٹ: حُسنِ اخلاق کے متعلق مطالعہ کے لیے "احیاء العلوم" کی جلد 3 اور مکتبۃ المدینہ مطبوعہ "حُسنِ اخلاق" نامی کا مطالعہ سود مند ثابت ہو گا ان شاء اللہ الکریم۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

"ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم"

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

"تیرا خُلق سب سے بالا تیرا حُسن سب سے اعلیٰ
فِدا تجھ پہ سب زمانہ مَدنی مدینے والے"

مدنی چینل دیکھتے رہیئے

دعوتِ اسلامی کے بارہ دینی کاموں میں حصہ لیتے رہیں

جزاک اللہ خیرا

تعظیمِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تمام امت مسلمہ کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہر امتی پر فرضِ عین ہی نہیں بلکہ تمام فرائض کی اصل و جڑ ہے۔اس کے بغیر کوئی فرض عبادت مقامِ قبولیت کو نہیں پہنچتی۔یہی عقیدہ و مفہوم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ماخوذ ہے لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (پ 26، سورہ فتح، آیت 9)

ترجمہ: "تا کہ اے لوگو!تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔"

سارے کا سارا قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت سے بھرا ہوا ہے جس طرح مشہور روایت ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ کریمہ کیسے تھے تو فرمایا "کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا"۔

سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "قرآن کی سورتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت، ان کے ذکر، ان کی یاد، ان کی تعظیم اور ان کی تکریم سے گونج رہی ہیں"

(فتاویٰ رضویہ جلد 15، صفحہ 210، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اس طرح امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی پیاری بات فرمائی ہے فرماتے ہیں۔
"جو شخص بھی پورے قرآنِ پاک میں غور و فکر کرے وہ سارے قرآنِ پاک کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے بھرپور پائے گا"

(جواہر البحار جلد 3 صفحہ 251)

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ سارے کا سارا قرآن کریم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت سے بھرا ہوا ہے یہاں پر چند ایک آیات بیان کرتا ہوں۔۔۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔۔۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْاؕ-وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

ترجمہ: اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(پارہ 1، سورہ بقرہ، آیت 104)

اللہ تعالیٰ خود اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دے رہا ہے۔۔۔ ارشاد فرماتا ہے۔۔۔

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَخْشَ اللّٰهَ وَ یَتَّقْهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ۔

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس (کی نافرمانی) سے ڈرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

(پارہ 18، سورہ نور، آیت 52)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔۔۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًاؕ-قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًاۚ-فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ

يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

ترجمہ: (اے لوگو!) رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ بنالو جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے، بیشک اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے کسی چیز کی آڑ لے کر چپکے سے نکل جاتے ہیں تو رسول کے حکم کی مخالفت کرنے والے اس بات سے ڈریں کہ انہیں کوئی مصیبت پہنچے یا انہیں دردناک عذاب پہنچے۔

(پارہ 18، سورہ نور، آیت 63)

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔۔۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْۚ-وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ جب وہ تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی دیتی ہے اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ اسی کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ جلّ جلالہ خود اپنے محبوب علیہ السلام کی تعظیم و تکریم کا حکم دے رہا ہے اگر ان آیات کی تفسیر پڑھنی ہو تو (تفسیر روح البیان، تبیان القرآن، خازن، بغوی، کبیر، صراط الجنان، نور العرفان، خزائن العرفان وغیرہم کا مطالعہ مفید ثابت ہو گا عقیدہ تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مزید مضبوط ہو گا ان شاء اللہ عزّوجل)

"حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ محبوبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت سراپا عظمت میں حاضر ہوتے اور سوال زیادہ کرنے لگے جس سے محبوبِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو اور لوگوں کو کثرتِ سوال سے روکا جائے تو اللہ تعالیٰ نے حکم دے دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے پہلے صدقہ دو۔"(خازن)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو کس قدر پسند ہے کہ اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب کے ساتھ حاضری دی جائے اور ایسی لمبی چوڑی گفتگو نہ کی جائے جس سے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہو۔

خُدا کی رِضا چاہتے ہیں دو عالَم
خُدا چاہتا ہے رضائے محمد

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے "کشف الغُمّہ" میں بیان فرمایا ہے کہ۔۔

"حضرت جبرائیلِ آمین علیہ السلام جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو دروازے پر کھڑے ہو جاتے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب فرماتے اگر اجازت مل جاتی تو اندر چلے جاتے"

برادرِ اعلیٰ حضرت شہنشاہِ سُخن استادِ زمن مولانا حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

بے اجازت جن کے گھر جبرائیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں عزّ و شانِ اہلِ بیت

امام اسماعیل حقّی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"اُمت پر واجب ہے کہ ہر حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرے۔ ظاہری حیاتِ مبارکہ میں بھی اور وصالِ ظاہری کے بعد بھی اس لیے کہ دلوں میں جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور ادب بڑھتا جائے گا اتنا ہی دلوں میں ایمان کا نور اور سرور بڑھتا جائے گا" (تفسیر روح البیان)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ مشہور و معروف خوبصورت واقعات جن میں تعظیمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور فرائض کی اصل کیا ہے وہ بھی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

صِدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جان فروضِ غرر کی ہے
مَولیٰ علی نے واری تِری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اَعلیٰ خطر کی ہے
ہاں تو نے ان کو جان انھیں پھیر دی نماز
پَر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

ہجرت کی شب سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تشریف لے گے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو پر سرِ اقدس رکھ کر آرام فرمارہے تو ایک بِل سے سانپ نے آپ کے پاؤں پہ ڈس لیا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تکلیف ہوئی مگر ہلتے نہ تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند مبارک میں خلل نہ آئے۔ حتّٰی کہ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنسو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر گرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ دریافت کی۔ تو عرض کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ڈنک پر اپنا لعابِ دہن لگایا تو صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساری تکلیف دور ہوگئی۔

جان ہے عشقِ مصطفٰے روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اُٹھائے کیوں

مقامِ صہبا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ادا فرمائی تھی حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سرِ انور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی گود میں رکھا اور سو گئے۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نمازِ عصر پڑھنی تھی۔ وقت جا رہا تھا مگر حضور کی استراحت کا خیال کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ جگایا۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے تو فرمایا۔ اے اللہ! تیرا بندہ علی تیرے نبی کی خاطر بیٹھا رہا۔ تُو سورج کو اس کے لیے لُوٹا دے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا کہا ہی تھا کہ سورج پھر نکل آیا۔ حتیٰ کہ اس کی دھوپ پہاڑوں اور زمین پر پڑنے لگی۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اٹھے وضو کیا نمازِ عصر ادا کی پھر سورج غروب ہوا۔

غور فرمائیے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم آغوشِ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم میں استراحت فرما ہیں۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز پڑھنی ہے۔ وقت جا رہا ہے مگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بلاتے ہیں نہ جگاتے ہیں۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بندگی یعنی خدمت و غلامی بھی خدا ہی کا فرض ہے مگر یہ فرض سب فرائض سے اعظم و اہم ہے جیسا کہ صدیقِ اکبر و مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عمل کر کے بتا دیا۔ اور اللہ و رسول عزّوجل وصلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مقبول رکھا"۔

ان جلیل القدر صحابہ کرام کے مذکورہ معمولات سے معلوم ہوا کہ تمام فرائض بعد میں ہیں فرع اور شاخیں ہیں اور سب سے بڑا بنیادی فرض آقائے دو جہاں علیہ السلام کی نوکری و غلامی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی غلامی نصیب فرمائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے

شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت

"شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت میں باہم کوئی تضاد نہیں، جو اس کا دعویٰ کرے جاہل ہے۔۔۔یا۔۔۔گمراہ بددین۔"

فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے:

"شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت میں باہم کوئی تخالف نہیں۔ جو اس کا دعویٰ کرے، اگر بے سمجھے کیا، تو نِرا جاہِل ہے اور سمجھ کر کرے، تو گمراہ بددین۔

شریعت، حضورِ اقدس ﷺ کے اقوال

طریقت، حضورِ اقدس ﷺ کے افعال

حقیقت، حضورِ اقدس ﷺ کے احوال

اور معرفت، حضورِ اقدس ﷺ کے عُلُوم بے مثال ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 460)

چادر اور چار دیواری

بعض آزاد مَنش مرد و عورت کہتے ہیں کہ عُلمائے کرام عورتوں کو چار دیواری میں بِٹھا دینا چاہتے ہیں۔! دیکھیں اس میں عُلمائے کرام کا اپنا کوئی ذاتی مَفاد نہیں۔ یہ کسی عالِمِ دین کا نہیں، ربُّ العلمین جلّ جلالہ کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی

(پارہ 22، سورہ الاحزاب 33)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

دیکھا آپ نے! عورت کے لیے چادر اور چار دیواری کا حکم کسی عام شخص کا نہیں، ہم سب کے پالنے والے

ربِّ مُصطفیٰ عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں، کُفّار بہت آگے نکل چکے ہیں، پردے پر سختی مسلمانوں کی ترقی میں رکاوٹ ہے!

اصل میں مسلمانوں کی ترقی میں پردہ نہیں درحقیقت بے پردگی رکاوٹ بنی ہوئی ہے! جی ہاں، جب تک مسلمانوں میں شرم و حیا اور پردے دَور دَورہ رہا تب تک وہ فُتوحات پر فُتوحات کرتے چلے گئے یہاں تک کہ دنیا کے بے شُمار ممالک پر پرچمِ اسلام لہرانے لگا۔ پردہ نشین ماؤں نے بڑے بڑے بہادر جرنیل وسپہ سالار، عظیم حکمران، عُلمائے ربّانیین اور اولیائے کاملین کو جنم دیا، تمام اُمہّاتُ المومنین وجملہ صحابیاتِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ عنہنّ باپردہ تھیں،

حسنین کریمیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا باپردہ تھیں، غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ محترمہ سیدتنا اُمّ الخیر فاطمہ رحمتہ اللہ علیہا باپردہ تھیں۔ الغرض جب تک پردہ قائم تھا اور عِفّت مآب خواتین چادر اور چار دیواری کے اندر تھیں، مسلمان خوب ترقی کی منازل طے کرتا رہا اور کافروں پر غالب رہا۔

جب سے کفار مکار کے زیر اثر آکر مسلمانوں نے بے پردگی کا سلسلہ شروع کیا ہے، مسلسل تنزّل کے گہرے گڑھے میں گرتے چلے جارہے ہیں، کل تک جو کفارِ بدانجام مسلمان کے نام سے لرزہ بَراندام تھے آج وہ مسلمانوں کی بے پردگیوں اور بدعملیوں کے باعث غالب آچکے ہیں،

اسلامی ممالک پر باقاعدہ جارحانہ حملے ہورہے ہیں اور ظالمانہ قبضے کئے جارہے ہیں مگر مسلمان ہے کہ ہوش کے ناخن نہیں لیتا۔ آہ! آج کا نادان مسلمان T.V اور INTER NET پر فلمیں ڈرامے چلا کر، بے ہودہ فلمی گیت گنگنا کر شادیوں میں ناچ رنگ کی محفلیں جما کر، کافروں کی نقّالی میں داڑھی منڈا کر، عورتوں اور مردوں کا مخلوط ہوکر بے حیائی کہ کام کرنا، اپنی اولاد کو دنیوی تعلیم کی خاطر کفار کے ممالک میں کافروں کے سپرد کروا کر نہ جانے کس قسم کی ترقی کا متلاشی ہے!

وہ قوم جو کل تک کھیلتی تھی شمشیروں کے ساتھ
سنیما دیکھتی ہے آج وہ ہمشیروں کے ساتھ

افسوس صد کڑور افسوس! آج اکثر مسلمان عورتوں نے مردوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کی ناپاک دھن میں حیا کی چادر اتار پھینکی ہے اور اب دیدہ زیب ساڑھیوں، نیم عریاں غراروں، مردانہ وضع کے لباسوں، مرد جیسے بالوں کے ساتھ شادی ہالوں، ہوٹلوں، تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں اپنی آخرت برباد کرنے میں مشغول ہیں۔ خدا کی قسم! موجودیت روش میں نہ ترقی ہے نہ کامیابی۔

ترقی اور کامیابی صرف وصرف اللہ و رسول عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فرماں برداری کرتے ہوئے اس مختصر ترین زندگی کو سنتوں کے مطابق گزار کر ایمان سلامت لئے قبر میں جانے اور جہنم کے ہولناک عذاب سے بچ کر جنت الفردوس پانے میں ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے میں نے جہنم میں ملاحظہ فرمایا کہ عورتیں جہنم میں زیادہ ہیں۔

تری حیات ہے کردار رابعہ بصری
ترے فسانے کا موضوع عِصمتِ مریم

کافروں کی الٹی ترقی کی ریس کرتے ہوئے بے پردگی اور بے حیائی کا بازار گرم کرنے والے ذرا غور تو فرمائیں۔ یورپ، امریکہ اور ان سے متاثر ہونے والے ملکوں میں کیا ہو رہا ہے! رقص گاہوں میں لوگ اپنی آنکھوں سے اپنی بہو بیٹیوں کو دوسروں کی آغوش میں دیکھتے ہیں اور ٹَس سے مَس نہیں ہوتے بلکہ وہ دیّوث فخر سے اتراتے ہوئے داد دے رہے ہوتے ہیں۔

خدارا ہوش کے ناخن لیں اپنے معاشرے سے بے حیائی کو دور کرنے کی کوشش کریں اپنے گھر کی عورتوں کو پردے کی تلقین کریں اور مردوں کو بھی چاہیے اپنے نظروں کی حفاظت کریں۔۔۔ اسلام نے جن چیزوں کے بجالانے کا حکم دیا ہے ان میں ہمارا بھلا ہے اور جن چیزوں سے روکا ہے انہیں کرنے میں ہمارا

نقصان ہے۔ یہ دین ابد تک کے لئے ہے اس لئے کوئی ایسا وقت نہیں آسکتا کہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں حلال ہو جائیں یا ان پر مرتب ہونے والے نقصانات ختم ہو جائیں۔

دعا ہے اللہ عزّوجل عقلِ سلیم عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

اُٹھا کر پھینک دے اللہ کے بندے
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

نوٹ : پردے کی معلومات کے لئے شیخِ کامل امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تصنیف (پردے کے بارے میں سوال و جواب) کا مطالعہ فرمائیں۔

جدوجہد کے 40 سال مکمل

جمیلؔ قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظم کا

شکریہ امیرِ اہلسنّت
شکریہ دعوتِ اسلامی

مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے

اللہ کی نعمت ہے یہ دعوتِ اسلامی
آقا کی عنایت ہے یہ دعوتِ اسلامی

عاشقانِ مصطفیٰ کی ہے دعوتِ اسلامی
دین ہے سب کو سکھاتی دعوتِ اسلامی
امت کی ہے خیر خواہی دعوتِ اسلامی
باعمل ہے ہم کو ہے بناتی دعوتِ اسلامی

رحمٰن کی رحمت ہے یہ دعوتِ اسلامی
شیطان کی ہلاکت ہے یہ دعوتِ اسلامی

یہ دعوتِ اسلامی ہے یہ دعوتِ اسلامی ہے

ہر دور میں ایسے لوگ ہوئے جنہوں نے تبلیغ دین، مسلم معاشرے کی تشکیل اور اصلاحِ اُمّت کا بیڑا اٹھایا، ان ہی کی کوششوں سے اسلام کی صحیح تعلیمات ہم تک پہنچیں، ان شاء اللہ قیامت تک ایسے لوگ آتے رہیں گے جن کے سر دینِ اسلام کی تبلیغ واِشارے کا سہرا رہے گا۔

ان ہی خوش نصیبوں میں سے ایک شخصیت شیخ طریقت امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری کی بھی ہے؛ آپ نے اصلاحِ معاشرہ اور تبلیغ دین کے جذبے سے سرشار اپنے مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" کے تحت تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی بنیاد ڈالی۔

دعوتِ اسلامی بنانے کے لیے عُلمائے کرام کا پہلا اجلاس

امیر اہلسنّت دامت بر کاتہم العالیہ فرماتے ہیں میں نو مسجد (کاغذی بازار کراچی) میں امامت کرتا تھا، ثناخواں یوسف میمن مرحوم کے چھوٹے بھائی میرے پاس آئے، دعوت نامہ دیا اور بتایا کہ مولانا شاہ احمد نورانی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو یہ دعوت نامہ بھیجا ہے۔ اس میں دعوت نامے میں تحریر تھا: "میرے گھر پر دعوتِ اسلامی کے سلسلے میں اجلاس ہے جس میں علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر کوگ شرکت کریں گے۔" میں اپنے چند دوستوں کے ساتھ اجلاس میں حاضر ہو گیا، وہاں غزالیِ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور کثیر عمائدینِ اہل سنت موجود تھے، علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ نے دعوتِ اسلامی کے تعلق سے بیان فرمایا اور علمائے کرام نے اپنی تجاویز اور مشورے پیش کیے۔ یاد رہے (یہ اجلاس 2 ستمبر 1981 کو ہوا تھا)۔

مولانا شاہ احمد نورانی اور علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہما کی تنظیمی سوچ اور ان کا اسلام کے لیے جو درد

تھا وہ متاثر کن تھا، مسلکِ اہلِ سنت کا درد ان کی باتوں سے جھلک رہا تھا، ان کی گفتگو میں (موجودہ) سیاست کا کوئی ذکر نہیں تھا یعنی یہ جیسی تحریک چاہتے تھے اس کا لُبِّ لُباب (خلاصہ) یہ ہے: (موجودہ) سیاست سے دور ہٹ کر کوئی ایسی تحریک بنائی جائے جس میں لوگ نیکیوں کی طرف آئیں، نمازیں پڑھیں، سنتوں کا دَور دَورہ ہو اور ان کے ایمان کی حفاظت کا سامان ہو سکے۔

امیرِ دعوتِ اسلامی کا تقرُّر

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں جب میں صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی امجد علی اَعظمی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں دار العلوم امجد یہ گیا تو وہاں مولانا قاری رضاءُ المصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملے اور کہنے لگے کہ ہمارے ماموں یعنی مولانا ارشد القادری صاحب آپ کو یاد کر رہے ہیں اور فرمایا ہے: "میں الیاس قادری کو دعوتِ اسلامی کا امیر بناؤں گا" پھر قاری رضاءُ المصطفیٰ صاحب نے فرمایا کہ آپ فلاں کمرے میں چلے جائیں، میں وہاں چلا گیا وہاں علامہ ارشد القادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا: "ہم تم کو کراچی میں دعوتِ اسلامی کا امیر بناتے ہیں" اس کے علاوہ مزید مشورے بھی ہوئے بالآخر میں نے دعوتِ اسلامی (بنانے کے مشورے) کو قبول کر لیا۔ طھر مجھ سے جو ہو سکا میں نے کوشش کر کے کام شروع کیا اور اب دعوتِ اسلامی آپ کے سامنے ہے۔

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کیوں بنائی؟

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ کافی عرصہ تک دعوتِ اسلامی کا کام بغیر مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ہی چلتا رہا، اسلامی بھائی مل جل کر کام کرتے تھے، جب اسلامی بھائیوں کی عمریں زیادہ ہونے لگیں اور کام خوب پھیلنا شروع ہو گیا تو خیال آیا ہمارے بعد دعوتِ اسلامی کا کیا ہو گا؟ جس تحریک میں One men show (ایک شخص) کی پالیسی ہوتی ہے اس کے ڈوبنے کا پورا اندیشہ ہوتا ہے، لہذا شوریٰ کا قیام ضروری ہو گیا اور الحمد للہ تعالیٰ مرکزی مجلسِ شوریٰ بن گئی۔

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے 26 اراکینِ شوریٰ ہیں جن کے پاس ملک و بیرونِ ملک کی

مختلف ذمہ داریاں ہیں۔ نیز اراکینِ شوریٰ میں اضافے کی گنجائش بھی موجود ہے کیونکہ یہ حضرات بھی بوڑھے ہو رہے ہیں اور بڑھانے میں امراض بھی لاحق ہو جاتے ہیں، پھر زندگی و موت کا تو کسی کو نہیں پتا اگرچہ جوان کے بارے میں بھی بھی نہیں کہا جا سکتا کہ کب تک زندہ رہے گا؟ لیکن بوڑھے کی موت کا زیادہ خطرہ رہتا ہے، نیز بڑھاپے میں ایسے امراض آجاتے ہیں کہ دماغ پہلے جیسا کام نہیں کرتا اعضائ ء بھی جواب دے جاتے ہیں اور زیادہ بھاگ دوڑ نہیں ہو پاتی۔ بہت حال شوریٰ میں اضافے کی گنجائش موجود ہے ان شاء اللہ اس میں اضافہ ہی ہو گا۔

دعوتِ اسلامی کم و بیش 80 سے زائد شعبہ جات میں دین متین کی خدمت کر رہی ہے۔ چند کے نام ذکر کرتا ہوں۔۔۔

مدنی چینل (اردو، انگلش اور بنگالی زبان میں)، بچوں کا مدنی چینل مدنی چینل، سوشل میڈیا(Social Media) دار المدینہ، جامعات المدینہ، ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ، آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ، مجلسِ رابطہ برائے تاجران، فیضان آن لائن اکیڈمی، شعبہ تعلیم۔مجلس بیرونِ ملک ۔مدرستہ المدینہ المدینۃ العلمیہ، مجلس تحفظ اوراق مقدسہ، مجلسِ مدنی قافلہ۔۔۔وغیرہم ہیں۔۔ان کے علاوہ بھی کئی شعبوں میں دعوت اسلامی دین کا کام کر رہی ہیں 2 ستمبر 2021 کو دعوتِ اسلامی کو 40 سال مکمل ہو رہے ہیں ان شاء اللہ الکریم مدنی چینل پہ مدنی مذکراہ ہو گا جن میں شیخ کامل دامت برکاتہم العالیہ اپنے مدنی پھول ارشاد گے۔۔

خدا کی قسم امیرِ اہلسنّت اور دعوتِ اسلامی خدا کی بہت بڑی نعمتیں ہے ان کی قدر کیجئے۔۔۔دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے دعوتِ ایمان کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے۔۔۔عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنانے والی تحریک ہے۔۔۔ خدا کے خوف اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں رُلانے والی تحریک ہے اس سے ہر دم وابستہ رہیں ان شاء اللہ عزّوجل دین و دنیا کی بے شمار برکتیں نصیب ہو گی۔

دعا ہے اللہ کریم دعوت اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔۔اور امیر اہلسنّت کا سایہ دراز فرمائے آمین

یارب العالمین۔

اللہ! کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

دعوتِ اسلامی کی قیوم
اِک اِک گھر میں مچ جائے دھوم
اِس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ
یااللہُ مری جھولی بھر دے
دعوتِ اسلامی زندہ باد

ایک مسئلہ کے ضمن میں کچھ اہم باتیں

آج کسی ضروری کام سے اپنے قریبی گاؤں میں جانا ہوا نمازِ مغرب کے لیے مسجد گیا نماز ادا کرنے کے بعد میری نظر مسجد میں لگے ایک فلیکس پہ پڑی اس پہ نماز کی شرائط لکھی ہوئی تھی جو غلط لکھی ہوئی تھی میں نے امام مسجد سے عرض کی حضور یہ جو شرائط لکھی ہیں یہ تو غلط ہیں کہنے لگے یہ کمیٹی کے ممبران نے لکھوا کہ لگائی ہیں میں نے کہا آپ کی اجازت کے بغیر یہ کیسی لگ گئی آپ ادھر امام و خطیب ہیں جب کچھ کلام ہوا میں نے شرائط بتائی تو امام صاحب مان گے اور انہیں نے نیت کی کہ میں اس فلیکس کو اتار دوں گا اور جو شرائط صحیح ہیں وہ لکھوا کہ لگا دوں گا میں نے امام صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

یاد رہے نماز میں بعض باتیں فرض ہیں کہ اس کے بِغیر نَماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجِب کہ اس کا جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور توبہ کرنا اور نَماز کا پھر سے پڑھنا واجِب اور بھول کر چُھٹنے سے سَجدہ سَہو واجِب اور بعض سُنّتِ مُؤَکَّدہ ہیں کہ جس کے چھوڑنے کی عادت بنا لینا گناہ ہے اور بعض مُستَحب ہیں کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ 3، ص 75)

میں نماز کی شرائط ذکر کر دیتا ہوں

نماز کی 6 شرائط ہیں

(1)طہارت

(2)سترِ عورت

(3)استقبالِ قبلہ

(4)وقت

(5)نیت

(6)تکبیرِ تحریمہ

(نماز کے احکام، صحفہ 193)

نماز میں 7 چیزیں فرض ہیں

(1)تکبیرِ تحریمہ

(2)قیام

(3)قرأت

(4)رکوع

(5)سجود

(6)قعدۂ اخیرہ

(7)خُروجِ بِصُنعِہٖ

(بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ دوم، صحفہ 506)

یاد رہے نماز میں بعض باتیں فرض ہیں کہ اس کے بِغیر نَماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجِب کہ اس کا جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور توبہ کرنا اور نَماز کا پھر سے پڑھنا واجِب اور بھول کر چُھٹنے سے سَجدہ سَہو واجِب

اور بعض سُنّتِ مُؤکَّدہ ہیں کہ جس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا گناہ ہے اور بعض مُستَحَب ہیں کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔(بہارِ شریعت، حصہ 3، ص 75)

احکام شرعیہ و مسائل فرعیہ کے مراتب و درجات مختلف ہیں، کیوں کہ ان میں بعض کا ثبوت آیات واحادیث وغیرہ کے ذریعہ اتنا واضح اور صریح ہوتا ہے کہ اس میں کسی شبہ اور تاویل کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی اور ان میں علماء کرام و فقہاء عظام کے درمیان کوئی اختلاف بھی نہیں ہوتا۔ اس لیے ایسے احکام و مسائل کے منکر کو کافر کہا جاتا ہے، اور بعض احکام و مسائل ایسے دلائل سے ثابت ہوتے ہیں جن میں تاویل کا احتمال باقی رہتا ہے۔ اس لیے ان کے منکر کو کافر نہیں، بلکہ گمراہ یا بد دین کہا جاتا ہے، اور بعض احکام و مسائل ایسے ہیں جن کا ثبوت ان سے بھی کم درجے کے دلائل سے ہوتا ہے۔ اس لیے ان کے منکر کو گمراہ اور بدمذہب بھی نہیں کہا جاتا، بلکہ گنہگار یا صرف قصوروار کہا جاتا ہے۔ اس تناظر میں ہمارے فقہاے کرام علیہم الرحمہ کی کتابوں میں ضروریاتِ دین اور ضروریاتِ مذہبِ اہل سنت وجماعت کے الفاظ کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔ اس لیے "ضروریاتِ دین" اور "ضروریاتِ مذہبِ اہل سنت وجماعت" کی تھوڑی وضاحت کرتا ہوں:

ضروریاتِ دین

ضروریات دین میں ائمہ وعلما کا اختلاف نہیں ہوسکتا، یہ وہ مسائل ہیں کہ ان کے علم میں اہل علم اور غیر برابر ہیں، ہر ایک کو ان کا دین سے ہونا معلوم ہے، اور غیر اہل علم سے مراد یہاں کے وہ لوگ ہیں جو علماء کی صحبت پائے ہوئے ہیں۔(فتاویٰ امجدیہ، جلد2، ص385)

ضروریاتِ دین اسلام کے وہ احکام ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں جیسے اللہ پاک کی وحدانیت، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت، نماز، روزے، حج، جنّت، دوزخ، قیامت میں اٹھایا جانا، حساب وکتاب لینا وغیرہ۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب، صحفہ 41)

ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک ضرورتِ دینی کے انکار کو بھی کفر کہتے ہیں اگرچہ تمام ضروریاتِ دین کی

تصدیق کرتا ہو۔(بہارِ شریعت، جلد1، حصہ اوّل، صحفہ 172)

کفریات کی چند مثالیں:

1 اللہ پاک کی واحدانیت کا انکار کرنا

2 کسی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنا

3 حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کا انکار کرنا

4 نماز، روزے، زکوٰۃ اور حج کی فرضیت کا انکار کرنا

5 جنّت، دوزخ اور قیامت میں اٹھائے جانے کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔

"کُفْر" اکبرالکبائر (یعنی سب کبیرہ گناہوں سے بڑا گناہ) ہے، کوئی کبیرہ گناہ کفر سے بڑا نہیں۔

جس کا خاتمہ معاذ اللہ کفر پر ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہے گا اس کی مغفرت کی کوئی صورت نہیں قرآن پاک میں اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ-

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔

(پارہ5، سورۃ النساء، آیت 48)

جو مسلمان ہو کر کفر کرے اس کو شریعت میں مُرتد کہتے ہیں۔

"ضروریاتِ مذہبِ اہلسنت وجماعت"

ضروریاتِ مذہبِ اہلِ سنت وجماعت وہ مسائل ہیں جو دلیل قطعی سے ثابت ہوں، لیکن ان میں تاویل کا احتمال ہو۔ جیسے اللہ جل شانہ کا جسم و جسمانیات سے پاک و منزہ ہونا۔

دوم: ضروریاتِ مذہبِ اہلِ سنت وجماعت، ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے، مگر ان کے قطعی الثبوت ہونے میں ایک نوعِ شبہہ اور تاویل کا احتمال ہوتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ، جلد29، صحفہ 385)

مذہبِ اہلسنّت کی ضروریات کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا مذہب اہلسنّت سے ہونا سب عوام و خواصِ اہلسنّت کو معلوم ہو جیسے عذابِ قبر، اعمال کا وزن۔

(نزہۃ القاری، جلد 1، صحفہ 294)

ضروریاتِ مذہبِ اہلسنّت میں سے کسی بات کا انکار کرنا گمراہی ہے

(فتاویٰ شارح بخاری، جلد 2 صحفہ 482)

گمراہیت کی چند مثالیں:

1 عذابِ قبر کا انکار کرنا

2 تقدیر کا انکار کرنا

3 کراماتِ اولیاء کا انکار کرنا

4 حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو شیخین کریمین (یعنی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے افضل کہنا

5 یزید فاسق و فاجر ہونے سے انکار کرنا وغیرہ۔

عقیدے کی خرابی عمل کی خرابی سے کہیں زیادہ بُری ہے

اس کی بدمذہب اگرچہ کیسا ہی نمازی ہو، اللہ پاک کے نزدیک سُنّی بے نمازی سے کئی درجے زیادہ بُرا ہے

بدمذہب و گمراہ سے قرآن و حدیث کا علم حاصل کرنا جائز نہیں۔

(فتاویٰ فیض الرسول)

مسلم شریف کی روایت ہے کہ "بے شک یہ علم تمہارا دین ہے تو تم غور کر لو اپنا دین کس سے حاصل کر رہے ہو۔

بدمذہب کی تعظیم حرام ہے اور شرعاً توہین واجب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 6 صحفہ 398)

بدمذہب کی برائیاں بیان کرنے کا خود شرعاً حکم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صحفہ 602)

اللہ کریم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ۔

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

اس آیت میں "ظالموں" سے مراد گمراہ و بد مذہب، فاسق اور کافر لوگ ہیں ان سب کے ساتھ بیٹھنا ممنوع ہے۔

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہل ہے کہ "جس نے کسی بد مذہب کی تعظیم و توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد کی۔

بدمذہب اور کسی بھی طرح کا گمراہ کن نظریہ رکھنے والے شخص سے ہمیشہ ڈور رہیئے، اس کے ساتھ دوستی، میل جول، اس کی گفتگو اور تقریر سننے سے بچتے رہنے کہ مسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے:

۔"اِیَّاکُمۡ وَ اِیَّاھُمۡ لَا یُضِلُّوۡکُمۡ وَلَا یُفۡتِنُوۡنَکُمۡ۔ ان (یعنی بدمذہبوں) سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (اعلی حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھیئے۔ صرف اور صرف مستند علمائے اہلسنت کی کتابیں پڑھیئے اور انہی کی تقاریر سنئے۔ دینی مسائل خصوصاً عقائد کے معاملے میں بحث کرنے سے گریز کیجئے کہ یہ عوام کا نہیں بلکہ ماہر فن علما کا کام ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے:

شِرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی

عشق کے بدلے عداوت کیجیے
اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

برادرِ اعلیٰ حضرت شہنشاہِ سخن استاذِ زمن مولانا حسن رضا خاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

تو نے دی مجھ کو نعمتِ اسلام
پھر جماعت میں لے لیا یارب
اَہل سنت کی ہر جماعت پر
ہر جگہ ہو تری عطا یارب

اللہ کریم سے دعا ہے اللہ کریم ہمیں مذہبِ اہلسنّت و جماعت پہ قائم رکھے اسی میں زندگی اور اسی میں شہادت کی موت دے آمین یارب العالمین۔

"ابنِ جاوید ابوادب محمد ندیم عطاری"

بد مذہبی کی بُو

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ مغرب پڑھ کر مسجد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی:

"کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے؟" امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خادم سے ارشاد فرمایا: "اسے ہمراہ لے آؤ۔"

وہ آیا اسے کھانا منگا کر دیا۔ مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اس کی زبان سے ایسا نکلا جس سے بد مذہبی کی بُو آتی تھی، فوراً کھانا سامنے سے اُٹھوالیا اور اسے نکال دیا۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ 302)

جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیقِ اکبر کا

یارِ غار و یارِ مزار حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ ایسے صحابیِ رسول ہیں جن سے مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ کو والہانہ محبت تھی۔ حضرت علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے بذاتِ خود شانِ صدیقِ اکبر کو بیان فرمایا ہے، چنانچہ حضرت علی، حیدرِ کرار رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: "خیرُ ھٰذہ الاُمَّۃِ بعد نبیھا ابوبکر ثم عمر" یعنی اس اُمّت میں، اس اُمّت کے نبی کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر ہیں، پھر حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہما۔ (مقامِ صدیقِ اکبر صحفہ 59)

جب حضرت علی رَضِیَ اللہُ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ پر فضیلت دی گئی تو آپ کا منبر پر جلوہ افروز ہو کر غم و غصّے کا اعلان کرنا کوئی عام بات نہ تھی۔ آپ کا مبارک انداز بتا رہا ہے کہ یہ مسئلہ کئی مسائل سے زیادہ اہمیت کا حامل تھا کہ نہ صرف آپ نے افضل کہنے والوں کا ردّ فرمایا، بلکہ انہیں جھوٹا قرار دے کر سزا کا حق دار بھی بتایا۔ بات یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی، حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ اپنی زبانِ مبارک سے شانِ صدیق بیان فرما رہے ہیں کہ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ ہی رسول اللہ صلی اللہُ علیہ والہٖ وسلم کے بعد زیادہ حق دار ہیں، وہ غار کے ساتھی اور دو میں سے دوسرے ہیں۔ نیز ہم ان کی بزرگی اور بڑائی کے قائل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہُ علیہ والہٖ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبہ میں انہی کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

(مقام صدیقِ اکبر، صحفہ 76)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ اچانک حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما آتے نظر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا

"یہ دونوں نبیوں اور رسولوں کے سوا سب اولین و آخرین ادھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! تم انہیں نہ بتانا۔" (جامع ترمذی)

امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردارِ دو جہاں
اے مُرتضیٰ! عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

امیر المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: ہم سب صحابہ میں حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ سب سے افضل ہیں۔ (الریاض النضرہ، جلد 1 صفحہ 138)

المستدرک میں ہے کہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے ارشاد فرمایا: غور سے سن لو! ہم نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ کو ہی خلافت کا اہل سمجھا۔ (مستدرک، جلد 4، صفحہ 27، حدیث: 4519)

برادرِ اعلیٰ حضرت شہنشاہِ سخن استاذِ زمن مولانا حسن رضا خاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

علی ہیں اس کے دشمن اور وہ دشمن علی کا ہے
جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبر کا

افضل البشر بعد الانبیا، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام بنی نوع آدم میں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے اعلیٰ، سب سے افضل اور سب سے برتر ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں جابجا آپ کے اوصاف حمیدہ کے تذکرے ہیں:

چنانچہ اللہ کریم قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۔۔۔ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۔

ترجمہ کنزالایمان: اور بہت جلد اس سے دُور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار۔ جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو۔ (سورۃ الیل، آیت 17ء18)

امام رازی علیہ الرحمہ تفسیر رازی میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ

"اہل سنت کے مفسرین کا اجماع ہے کہ "اتقی" سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔"

برادرِ اعلیٰ حضرت شہنشاہِ سخن استاذِ زمن مولانا حسن رضا خاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

خدا اِکرام فرماتا ہے اَتْقٰی کہہ کے قرآں میں
کریں پھر کیوں نہ اِکرام اَ تْقِیا صدیق اکبر کا

ایک اور مقام پہ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ''

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ "اکرم "یعنی سب سے زیادہ عزت والا، سب سے زیادہ فضیلت والا وہ ہے جو "اتقی " ہے۔اور "اتقی " سے بالاتفاق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ذات مراد ہے۔

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں کثیر احادیثِ مبارکہ ہیں چند ایک پیش کرتا ہوں

ابو داؤد شریف میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ابھی ابھی جبریل آئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی پھر حضرت ابو بکر نے کہا: یارسول اللہ! میری خواہش ہے کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں، حتی کہ میں بھی اس دروازے کو دیکھوں تب آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر! سنو! تم میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے "

حضرت سیِّدنا ابو دَرْدَاء رضیَ اللّٰہُ عنہ کا بیان ہے کہ نبیوں کے سردار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے ابوبکر صدیق رضیَ اللّٰہُ عنہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: کیا تم اس کے آگے چل رہے ہو جو تم سے بہتر ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ نبیوں اور رسولوں کے بعد ابوبکر سے افضل کسی شخص پر نہ تو سورج طلوع ہوا اور نہ ہی غروب ہوا۔

پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک دفعہ حضرت صدیق رضیَ اللہُ عنہ سے فرمایا: تم

میرے صاحب ہو حوضِ کوثر پر اور تم میرے صاحب ہو غار میں۔

جامع ترمذی میں ہے کہ

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جس کسی کا احسان تھا میں نے اس کا بدلہ چُکا دیا ہے، مگر ابوبکر کے مجھ پر وہ احسانات ہیں جن کا بدلہ اللہ پاک اُنہیں روزِ قیامت عطا فرمائے گا۔

ایک اور مقام پر ہے کہ

پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غارِ ثور تشریف لے جانے لگے تو حضرت ابوبکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ نے اُونٹنی پیش کرتے ہوئے عرض کی: یارسولَ اللہ! اس پر سوار ہو جائیے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سوار ہو گئے پھر آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! اللہ پاک تمہیں رضوانِ اکبر عطا فرمائے۔ عرض کی: وہ کیا ہے؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک تمام بندوں پر عام تجلّی اور تم پر خاص تجلّی فرمائے گا۔

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان فتاوی رضویہ میں تحریر فرماتے ہیں:

اہل سنت وجماعت نصرہم اللہ تعالیٰ کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ، ورسل، وانبیائے بشر صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیہم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان تعالیٰ علیہم تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں۔ پھر ان میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم ومولاہم وآلہ وعلیہم وبارک وسلم۔

اس مذہب مہذب پر آیات قرآن عظیم واحادیث کثیرہ حضور پرنور نبی کریم علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والتسلیم وارشادات جلیہ واضحہ امیر المؤمنین مولیٰ علی مرتضی ودیگر ائمۂ اہل بیت طہارت وارتضاواجماع صحابۂ کرام وتابعین عظام وتصریحات اولیائے امت وعلمائے امت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے وہ دلائل باہرہ وحجج قاہرہ ہیں، جن کا استیعاب نہیں ہو سکتا۔

(فتاوی رضویہ، جلد 28، صحفہ 478، رضا فاؤنڈیشن)

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

سایۂ مصطفیٰ مایۂ اِصطفیٰ
عِز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اُس اَفْضَلُ الْخَلْقِ بَعْدَ الرُّسُل
ثانیَ اثْنَیْن ہجرت پہ لاکھوں سلام
اَصْدَقُ الصَّادِقِین سَیِّدُ الْمُتَّقِین
چشم و گوشِ وِزارت پہ لاکھوں سلام

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ عام الفیل کے اڑھائی سال بعد اور سرکار صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی ولادت کے دو سال اور چند ماہ بعد پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ ماشکم مادر میں رہے اور دو سال تک اپنی والدہ کا دودھ پیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عثمان ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو بکر ہے، واضح رہے کہ آپ اپنے نام سے نہیں بلکہ کنیت سے مشہور ہیں، نیز آپ کی اس کنیت کی اتنی شہرت ہے کہ عوام الناس اسے آپ کا اصل نام سمجھتے ہیں حالانکہ آپ کا نام "عبداللہ" ہے۔

آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے دو لقب زیادہ مشہور ہیں عتیق اور صدیق۔ نیز عتیق وہ پہلا لقب ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے اس لقب سے آپ رضی اللہ تعالی عنہ کو ہی ملقب کیا گیا آپ رضی اللہ تعالی عنہ سے پہلے کسی کو اس لقب سے ملقب نہیں کیا گیا۔

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ایک باغ میں داخل ہوئے، درخت کے سائے میں ایک چڑیا کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچ کر ارشاد فرمایا: اے پرندے! تو کتنا خوش نصیب ہے کہ ایک درخت سے کھاتا ہے اور دوسرے کے نیچے بیٹھ جاتا ہے پھر تو بغیر حساب کتاب کے اپنی منزل پہ پہنچ جائے گا۔ اے

کاش !ابوبکر بھی تیری طرح ہوتا۔

حضرت سیدنا ابو حاتم اسمعی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی تعریف کی جاتی تو بارگاہ خداوندی میں التجا کرتے ہوئے ارشاد فرماتے : اے الہ العالمین !تو میری ذات کو مجھ سے بہتر جاننے والا ہے اور میں اپنی ذات کو ان لوگوں سے بہتر جانتا ہوں ۔اے رب العالمین ! مجھے ان لوگوں سے اچھا بنا دے اور میرے ان تمام گناہوں کو معاف فرما دے جن کا انہیں علم نہیں اور میرے متعلق جو کچھ وہ کہتے ہیں ان پر میرا مواخذہ نہ فرما۔

حضرت سیدنا ابو عمران جونی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق زمین اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا: ”کاش !میں ایک مومن صالح کے پہلو کا کوئی بال ہوتا۔“

۔خاندان صدیق اکبر اور خاندان اہل بیت میں محبت کے اس انوکھے انداز کو ملاحظہ کیجئے:

(1) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا اپنا نام عبداللہ اور آپ کے سب سے بڑے بیٹے کا نام بھی ”عبداللہ " ہے۔اسی طرح حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کی اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ایک بیٹے کا نام بھی عبداللہ ہے اور حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ وامام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے بھی ایک ایک بیٹے کا نام "عبداللہ " ہے

(2) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایک بیٹے کا نام "محمد" ہے ۔ حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ایک بیٹے کا نام "محمد" ہے اور آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے بیٹے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کے ایک بیٹے کا نام "محمد" ہے

(3) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایک بیٹے کا نام ”عبدالرحمن" ہے۔اس طرح حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کے ایک بیٹے کا نام بھی "عبدالرحمن" ہے۔

(4) حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعال بیٹے کا نام "ابوبکر" ہے اور حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے ایک بیٹے محمد کی کنیت "ابوبکر" ہے

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق ری اللہ تعالی ان کے گھرانے کو ایک ایسا شرف حاصل ہوا جو اس گھرانے کے علاوہ کسی اور مسلمان گھرانے کو حاصل نہیں ہوا۔ ان کا شرف یہ تھا کہ وہ خود بھی صحابی، ان کے والد بھی صحابی، ان کے بیٹے بھی صحابی اور پھر ان کے پوتے بھی صحابی، ان کی بیٹیاں بھی صحابیات، ان کے نواسے بھی صحابی۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین چیزیں پسند ہیں:

(1) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چہرہ پر انوار کا دیدار کرتے رہنا

(2) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر اپنا مال خرچ کرنا

(3) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر رہنا

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے پانچ شادیاں کی ان میں سے ایک بیوی کا طلاق دے دی کیونکہ اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا

آپ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں

وصال: آپ رضی اللہ عنہ کا وصال 22 جُمادَی الاخریٰ 13ھ پیر اور منگل کی درمیانی رات مدینۂ منورہ میں مغرب وعشاء کے درمیان تریسٹھ (63) سال کی عمر میں ہوا۔

جنازہ: حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی

مدفن:

آپ رضی اللہ عنہ کو پیارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا
ہے یارِ غار محبوبِ خدا صدیق اکبر کا
رُسل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا

ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخل بیعت
بنا فخرِ سلاسل سلسلہ صدیق اکبر کا
مقامِ خوابِ راحت چین سے آرام کرنے کو
بنا پہلوئے محبوبِ خدا صدیق اکبر کا
لٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لٹ لٹ کر حسنؔ گھر بن گیا صدیق اکبر کا

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن ﷺ۔

نوٹ:

حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی افضلیّت سے متعلق اہم معلومات حاصل کرنے کے لئے فتاویٰ رضویہ کی اٹھائیسویں جلد میں موجود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے رسالہ ''اَلزُّلَالُ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبْقَۃِ الْاَتْقٰی''(حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی افضلیّت کا بیان) کا مطالعہ فرمائیں۔

علم سے محبت

امام ابو جعفر محمد بن محمود النسفی الحنفی کے متعلق آتا ہے کہ ایک بار آپ فقر و فاقہ کی وجہ سے غمگین ہو کر رات کو سوئے اور آپ کے دل میں ایک فقہی مسئلہ القا ہوا تو آپ کھڑے ہو کر اپنے گھر میں رقص کرنے لگے اور فرماتے کہ بادشاہوں اور ان کے بیٹوں کو ایسی لذت کہاں میسر!

(المنتظم فی تاریخ الملوك و الامم: 15/162)

جنّت میں نعمتوں کا دارومدار

امام یوسف النبهانی رحمه الله فرماتے ہیں:

جنت کی نعمتیں اور وہاں کے درجات آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت کرنے میں کمی و بیشی کی مقدار کے اعتبار

سے ہوں گے اور دوزخ کا عذاب اور وہاں کے نچلے طبقات حضور اکرم ﷺ سے بغض کرنے میں کمی و بیشی کی مقدار کے اعتبار سے ہوں گے ۔ (وسائل الوصول: صحفہ 43)

یعنی جسے جتنی زیادہ حضور جانِ عالم ﷺ سے محبت ہوگی اسے اتنی زیادہ جنت کی نعمتیں ملیں گی اور وہاں اتنی ہی زیادہ اس کے درجات بلند ہوں گے اور جس کے محبت میں کچھ کمی ہوئی اسے یہ نعمتیں اور درجات بھی کم ہی ملیں ، اسی طرح دوزخ کا عذاب اور وہاں کے نچلے طبقات کی تقسیم کاری بھی حضور مدینے والے مصطفیٰ ﷺ سے بغض کی کمی وزیادتی کے اعتبار سے ہوگی۔

نظرِ بد کی نحوست

نبی کریم صلی اللہ علیہ و الہ و سلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ پاک کی قضاوقدر کے بعد میری امت میں زیادہ لوگ نظرِ بد کی وجہ سے فوت ہوتے ہیں۔

(فتح الباری:10/204)

تجربے کی باتیں

میں کہاں غلط ہوں اپنی غلطی ڈھونڈنا یہ بہت بڑی بات ہے۔ پھر اس غلطی کو ٹھیک کرنا یہ بہت اچھی بات ہے۔

چھوٹے سے چھوٹے کام کو بہترین کرنا سیکھو۔

چھوٹے سے چھوٹے کام کو محبت سے کرنا سیکھو۔

آسمان کی بلندیوں پہ جانے سے پہلے زمین پہ چلنا سیکھیں۔

اگر آپ کچھ ہیں وہ دکھنا چاہیے۔

توکل علی اللہ

(اللہ پر بھروسہ)

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسّلام کی قوم کا ایک سالانہ میلہ لگتا تھا اور وہ اس دن جنگل میں جاتے اور وہاں شام ایک لہو ولعب میں مشغول رہتے تھے، واپسی کے وقت بت خانے میں آتے اور بتوں کی پوجا کرتے تھے، اس کے بعد اپنے مکانوں کو واپس جاتے تھے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کی ایک جماعت سے بتوں کے بارے میں مناظرہ کیا تو ان لوگوں نے کہا: کل ہماری عید ہے، آپ وہاں چلیں اور دیکھیں کہ ہمارے دین اور طریقے میں کیا بہار ہے اور کیسے لطف آتے ہیں، چنانچہ جب وہ میلے کا دن آیا اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام سے میلے میں چلنے کو کہا گیا تو آپ عذر بیان کر کے رہ گئے اور میلے میں نہ گئے جبکہ وہ لوگ روانہ ہو گئے۔ جب ان کے باقی ماندہ اور کمزور لوگ جو آہستہ آہستہ جا رہے تھے گزرے تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا "میں تمہارے بتوں کا بُرا چاہوں گا۔ آپ کی اس بات کو بعض لوگوں نے سن لیا۔ حضرت ابراہیم علی الصلوۃ والسلام بت خانے کی طرف لوٹے تو آپ نے ان سب بتوں کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، البتہ ان کے بڑے بت کو چھوڑ دیا اور کلہاڑا اس کے کندھے پر رکھ دیا کہ شاید وہ اس کی طرف رجوع کریں۔ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اس بڑے بت سے پوچھیں کہ ان چھوٹے بتوں کا کیا حال ہے؟ یہ کیوں ٹوٹے ہیں اور کلہاڑا تیری گردن پر کیسے رکھا ہے؟ اور یوں ان پر اس بڑے بت کا عاجز ہونا ظاہر ہو اور انہیں ہوش آئے کہ ایسے عاجز خدا نہیں ہو سکتے یا یہ معنی ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسّلام سے دریافت کریں اور آپ کو حجت قائم کرنے کا موقع ملے۔ چنانچہ جب قوم کے لوگ شام کو واپس آئے اور بت خانے پہنچے اور انہوں نے دیکھا کہ بت ٹوٹے پڑے ہیں تو کہنے لگے: کس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا ہے؟ وہ یقیناً ظالم ہے۔ کچھ لوگ کہنے لگے: ہم نے ایک جوان کو انہیں بُرا کہتے ہوئے سنا ہے جس کو ابراہیم کہا جاتا ہے، ہمارا گمان یہ ہے کہ اس نے ایسا کیا ہو گا۔ جب یہ خبر ظالم و جابر نمرود اور اس کے وزیروں تک پہنچی تو وہ کہنے لگے: اسے لوگوں کے سامنے لے آؤ آپ شاید لوگ گواہی دیں کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ اسلام ہی کا فعل ہے یا ان سے بتوں کے بارے میں ایسا کلام سنا گیا ہے۔ اس سے ان کا مقصود یہ تھا کہ گواہی قائم ہو جائے تو وہ آپ کے

درپے ہوں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بلائے گئے اور ان لوگوں نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے؟ آپ نے اس بات کا تو کچھ جواب نہ دیا اور مناظرانہ شان سے تعریض کے طور پر ایک عجیب و غریب حجت قائم کی اور فرمایا: ان کے اس بڑے نے اس غصے سے ایسا کیا ہوگا کہ اس کے ہوتے تم اس کے چھوٹوں کو پوجتے ہو، اس کے کندھے پر کلہاڑا ہونے سے ایسا ہی قیاس کیا جاسکتا ہے، مجھ سے کیا پوچھتے ہو تم ان سے پوچھ لو، اگر یہ بولتے ہیں تو خود بتائیں کہ ان کے ساتھ یہ کس نے کیا؟ اس سے مقصود یہ تھا کہ قوم اس بات پر غور کریں کہ جو بول نہیں سکتا، جو کچھ کر نہیں سکتا وہ خدا نہیں ہوسکتا اور اس کی خدائی کا اعتقاد باطل ہے۔ چنانچہ جب آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ فرمایا تو وہ غور کرنے لگے اور سمجھ گئے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام حق پر ہیں اور اپنے آپ سے کہنے لگے بیشک تم خود ہی ظالم ہو جو ایسے مجبوروں اور بے اختیاروں کو پوجتے ہو، جو اپنے کاندھے سے کلہاڑا نہ بنا سکے وہ اپنے پجاری کو مصیبت سے کیا بچا سکے اور اس کے کیا کام آسکے گا۔ (مگر اتنا سوچ لینا ایمان کے لئے کافی نہیں جب تک اقرار اعتراف بھی نہ ہو، اس لئے وہ مشرک ہی رہے۔ جب حجت تمام ہوگئی اور وہ لوگ جواب سے عاجز آگئے تو کہنے لگے اگر تم اپنے خداؤں کی کچھ مدد کرنا چاہ رہے ہو تو ان کا انتقام لے کر ان کی مدد کرو اور حضرت ابراہیم علی الصلوۃ والسلام کو جلادو

کیونکہ یہ بڑی ہولناک سزا ہے۔ چنانچہ نمرود اور اس کی قوم نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو جلا ڈالنے پر متفق ہوگئی اور انہوں نے آپ کو ایک مکان میں قید کردیا اور کوثی بستی میں ایک عمارت بنائی اور ایک مہینہ تک پوری کوشش کرکے ہر قسم کی لکڑیاں جمع کیں اور ایک عظیم آگ جلائی جس کی تپش سے ہوامیں پرواز کرنے والے پرندے جل جاتے تھے اور ایک منجنیق (یعنی پتھر پھینکنے والی مشین) کھڑی کی اور آپ کو باندھ کر اس میں رکھا اور آگ میں پھینک دیا۔ اس وقت آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان مبارک پر حَسْبِیَ اللہ وَنِعْمَ الْوَکِیْل یعنی مجھے اللہ کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔ جبریل امین علیہ السلام نے آپ سے عرض کی: کیا کچھ کام ہے؟ آپ علیہ الصلوۃ و السلام نے فرمایا تم سے نہیں"۔

حضرت جبریل علیہ اسلام نے عرض کی: تو اپنے رب عزّوجل سے سوال کیجئے۔

آپ علیہ الصلوۃ والسّلام نے فرمایا سوال کرنے سے اس کا میرے حال کو جاننا میرے لئے کافی ہے۔ جب حضرت ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام کو آگ میں ڈالا گیا تو اللہ تعالی نے فرمایا: اے آگ ابراھیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ چنانچہ آگ کی گرمی زائل ہو گئی اور روشنی باقی رہی اور اس نے ان رسیوں کے سوا اور کچھ نہ جلایا جن سے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو باندھا گیا تھا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالی "سَلٰماً" نہ فرماتا تو آگ کی ٹھنڈک کی وجہ سے حضرت ابراھیم علیہ والصلوۃ والسلام انتقال فرما جاتے۔ اس پورے واقعہ میں بہت باتیں ہیں جو ہمارے سیکھنے کے لیے ہیں مگر ہم ادھر اس بات کو لیں گے وہ یہ ہے اللہ جلّ جلالہ پر توکل (بھروسہ) کہ جب نمرود اور اس کے ساتھیوں نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو آگ میں پھینکنے لگے تو آپ علیہ الصلوۃ اسلام کی زبان پہ تھا "حسبی اللہ ونعم الوکیل" یعنی مجھے اللہ کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔ تو آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی۔ اللہ جلّ جلالہ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو آئین یارب العالمین۔ اللہ جلّ جلالہ پر توکل کرنا عظیم کام ہے لہذا بندے کو چاہئے کہ وہ اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ جلّ جلالہ پر توکل کرے اور اسی پر بھروسہ رکھے اور اپنا معاملہ اس کے سپرد کر دے کیونکہ جو اللہ جلّ جلالہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ جلّ جلالہ اس کے تمام دنیوی اور اُخروی امور میں اسے کافی ہوتا ہے۔

توکل کا معنی:

توکل کا معنی یہ ہے کہ آدمی اپنا کام اس کے سپرد کر دے جو اس کے کام کا مالک اور اسے نفع و نقصان پہنچانے پر قادر ہے اور وہ صرف اللہ جلا جلالہ ہے جو کہ تمہارے دشمنوں پر اپنی قوت سے غالب ہے اور اپنی رحمت سے ان کے خلاف تمہاری مدد فرماتا ہے۔

توکل کا حقیقی مفہوم:

توکل کا مفہوم یہ ہے کہ اسباب پر اعتماد کرتے ہوئے نتیجہ اللہ جلا جلالہ پر چھوڑ دیا جائے، توکل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اسباب اختیار کرتے ہوئے مُسَبِّبُ الاسباب پر اعتماد کرنے کا نام ہے۔ حضرت انس بن مالک -رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ”ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، میں اونٹنی کو باندھ کر توکل کروں یا اسے کُھلا چھوڑ کر توکل کروں؟ ارشاد فرمایا: ”اسے باندھ کر توکل کرو".

قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں کثیر مقامات پر توکل کرنے والوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہم چند ایک مقامات کا ذکر کرتے ہیں

اللہ عزّوجل قرآن پاک میں توکل کرنے والوں کو اپنا پیارا فرمایا جیسا کہ

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ- اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ (۱۵۹)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ پر بھروسہ کرو بیشک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

مسلمانوں کو توکل کی ترغیب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ- وَ اِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ- وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ“ (آل عمران: آیت ۱۶۰)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر اس کے بعد کون تمہاری مدد کر سکتا ہے؟ اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

ایک اور مقام پہ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے۔

”وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ“ (سورہ طلاق: آیت ۳)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

اور توکل کرنے والوں کی جزا بیان کرتے ہوئے اللہ جلّ جلالہ ارشاد فرماتا ہے:

’’ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا-نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ (۵۸) الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ‘‘ (عنکبوت: آیت ۵۹،۵۸)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے ضرور ہم انہیں جنت کے بالاخانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ہمیشہ ان میں رہیں گے، عمل کرنے والوں کیلئے کیا ہی اچھا اجر ہے۔ وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

اس آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا عظیم کام ہے لہٰذا بندے کو چاہئے کہ وہ اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور اسی پر بھروسہ رکھے اور اپنا معاملہ اسی کے سپرد کردے کیونکہ ج اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام دُنیوی اور اُخروی امور میں اسے کافی ہوتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکل کریں۔ توکل کے معنی ہیں اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی پر اعتماد کرنا اور کاموں کو اُس کے سپرد کردینا۔ مقصود یہ ہے کہ بندے کا اعتماد تمام کاموں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہونا چاہئے، صرف اسباب پر نظر نہ رکھے۔

معجم الاوسط میں ہے حضرت عمران بن حصین -رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کرے تو ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ اسے کافی ہوگا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو دنیا پر

بھروسہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد فرمادیتا ہے۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ "جنت میں بہت سے وہ لوگ داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے

علمائے کرام فرماتے اس کے دو مطلب ہیں ایک مطلب پرندوں کے دل رقیق کی طرح ہوتے ہیں یعنی ان کے دلوں میں رقت پائی جاتی ہے اور دوسرا مطلب پرندوں کے دلوں میں اللہ جلّ جلالہ پر توکل پایا جاتا ہے پرندے جب گھر سے نکلتے ہیں تو خالی پیٹ ہوتے ہیں اور جب شام کو گھر لوٹتے ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔ پرندے صرف سبب اختیار کرتے ہیں توکل اللہ عزّوجل کی ذات پر کرتے ہیں

جامع ترمذی شریف میں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر اللہ عزوجل پر جیسا چاہیے ویسا توکل کرو تو تم کو ایسے رزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر لوٹتے ہیں۔ اس میں دو چیز میں ہیں کہ پرندے کی طرح توکل کرنا اس سے مراد یہ نہیں کہ پرندے اپنے گھونسلے میں بیٹھ کر توکل کرتے ہیں نہیں بلکہ وہ اپنے گھونسلے نکل کر رزق کی تلاش میں نکلتے ہیں اسباب کو اختیار کرتے ہیں اسباب کو اختیار کرنے کے بعد اللہ عزّوجل پر بھروسہ کرتے ہیں۔

انسان کو بھی چاہیے کہ گھر سے نکلے محنت کرے کوشش کرے اسباب اختیار کرے جب یہ سب کر لے پھر اللہ عزّوجل سے عرض کرے کہ اے مالکِ کائنات میں نے اسباب تو اختیار کیے محنت کی کوشش کی مگر اپنی محنت پہ میں اپنی کوشش پر نہیں اپنے اسباب پہ نہیں بلکہ تجھ پر بھروسہ ہے یہ اصل چیز ہے کہ بندہ اسباب بھی اختیار کرے اور اللہ عزّوجل پر بھروسہ بھی کرے۔ ہمارے زمانے کے لوگ محنت کرتے ہیں نوکری پر جاتے ہیں کوشش کرتے ہیں کیا وجہ ہے کہ رزق کی کمی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم سب کچھ کرتے ہیں مگر بھروسہ ہم اپنے کیے پر کرتے ہیں۔۔ ہم محنت کرتے ہیں ہمیں اپنی محنت پہ

بھروسہ۔۔!ہم کوشش کرتے ہیں ہمیں اپنی کوشش پر بھروسہ۔۔ بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ یہ محنت اور کوشش کرنے کے بعد بھروسہ اللہ عزّوجل کی ذات پر کیا جائے۔کہ اے اللہ عزّوجل اپنی طرف سے میں نے یہ کام کیا میں نے محنت کی میں نے کوشش کی اب مجھے مجھے جزا دینا، رزق دینا تیرا کام ہے۔۔ جب بندہ اس طرح اللہ عزوجل پر بھروسہ کرے گا تو اب حدیث پاک میں نتیجہ بیان کیا گیا کہ ایسے ہی رزق دے گا جیسے پرندوں کو دیا۔۔۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ رزق کا ملنا۔۔۔ اچھی مقدار میں ملنا۔۔۔ پریشان نہ ہونا اور پرندوں کی طرح ہمارے پیٹ کا بھرا رہنا۔۔۔۔ یہ کب ہو گا۔۔؟ یہ دو چیزیں ہیں۔

1)اسباب کا اختیار کرنا۔

2)اللہ عزوجل پر بھروسہ کرنا۔

ہمارے ہاں مسئلہ یہ کہ ہم اسباب کو اختیار تو کرتے ہیں مگر خدا پر بھروسہ نہیں کرتے اس طرف کوئی توجہ نہیں۔۔۔ اسباب بھی اختیار کریں اور اپنے دل میں اللہ عزّوجل پر بھروسہ بھی مضبوط طریقے سے کریں ۔۔ اگر بندہ اللہ عزوجل پر بھروسہ نہ کرے تو اللہ عزوجل کی حمایت اور نصرت بندے سے اٹھ جاتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ عزوجل ہمیں اسباب اختیار کرنے اور اپنی ذات پر کامل بھروسہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین

"ابنِ جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری"

خوشی میں وفات

سَنا بنت اسماء بنت الصلت کو جب اس بات کا علم ہوا کہ سرکار علیہ الصلاۃ و السلام نے ان کے لیے نکاح کا پیغام بھیجا ہے تو وہ خوشی سے ہی فوت ہو گئیں۔

(الاصابة فی تمییز الصحابة:8/191)

میرے والدِ محترم مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

1) اپنی والدہ کی خدمت کرنا اور ان دعائیں لیتے رہنا۔

2) عزت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

3) مرد اللہ عزّوجل کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

4) اپنے بڑوں کی ہمیشہ عزت کرنا۔

ہماری اردو کتابیں:

(1) بہارِ تحریر-عبد مصطفی آفیشل

علمی تحقیقی اور اصلاحی تحریروں پر مشتمل ایک گلدستہ جس کے اب تک چودہ حصے شائع ہو چکے ہیں۔ ہر حصے میں پچیس تحریریں ہیں جو مختلف موضوعات پر ہیں۔

(2) اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا جائز نہیں ہے۔

(3) اذان بلال اور سورج کا نکلنا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں حضرت بلال کے اذان نہ دینے پر سورج نہ نکلنے کا ذکر ہے۔

(4) عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی احباب کے مضامین شامل کیے گئے ہیں جو عشق مجازی کے تعلق سے ہیں، عشق مجازی کے مختلف پہلوؤں پر یہ ایک حسین سنگم ہے۔

(5) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!-عبد مصطفی آفیشل

اس مختصر سے رسالے میں گانے بجانے کی مذمت پر کلام کیا گیا ہے اور گانوں کے کفریہ اشعار بیان کئے گئے ہیں جسے پڑھ کر کئی لوگوں نے گانے بجانے سے توبہ کی ہے۔

(6) شب معراج غوث پاک-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک مشہور واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے جس میں حضرت غوث اعظم کی شب معراج ہمارے نبی علیہ السلام سے ملنے کا ذکر ہے۔

(7) شب معراج نعلین عرش پر-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں معراج کی شب حضور نبی کریم علیہ السلام کا نعلین پہن کر عرش پر جانے کا ذکر ہے۔

(8) حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں حضرت اویس قرنی کے اپنے دندان شہید کر دینے والے واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے اور ساتھ یہ بھی کہ اللہ کے آخری رسول علیہ السلام کے دندان شہید ہوئے تھے یا نہیں اور ہوئے تو اس کی کیفیت کیا تھی اور کئی تحقیقی نکات شامل بیان ہیں۔

(9) ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مجموعہ ہے ان فتاوی کا جو حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمہ نے ڈاکٹر طاہر القادری کے لیے لکھے ہیں، یہ فتاوی ڈاکٹر طاہر القادری کی گمراہی ثابت کرتے ہیں۔

(10) مقرر کیسا ہو؟-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ تقریر کرنے کا اہل کون ہے، یہ کس کے لیے جائز ہے اور ایک مقرر کے اندر کون کون سی باتیں ہونی چاہییں۔

(11) غیر صحابہ میں ترضی-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کے علاوہ بھی ترضی (یعنی رضی اللہ تعالی عنہ) کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(12) اختلاف اختلاف اختلاف-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں موجود فروعی اختلافات کے حوالے سے ہے، اس میں اس بات کا بیان ہے کہ جب کبھی علماے اہل سنت کے مابین کوئی مسئلہ اختلافی ہوجائے تو اس میں کیسی روش اختیار کی جانی چاہیے۔

(13) چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ-عبد مصطفی آفیشل

واقعات کربلا کے حوالے سے اہل سنت میں بے شمار واقعات ایسے آگئے ہیں جو شیعوں کی پیداوار ہیں، اس رسالے میں ہم نے چند واقعات کی تحقیق پیش کی ہے جو کہ اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے، اس تحقیقی رسالے میں کئی علمی نکات مرقوم ہیں۔

(14) بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)-کنیز اختر

عورتوں کی زندگی میں پیدائش سے لے کر نکاح اور پھر بعدہ کے معاملات کی اصلاح کے لیے اس رسالے کو ایک الگ انداز میں لکھا گیا ہے۔

(15) سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں جنسی تعلقات اور اس حوالے سے جدید مسائل پر یہ رسالہ بڑے ہی عام فہم انداز میں لکھا گیا ہے اور آسان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ رسالہ دلائل سے بھی مزین ہے۔

(16) حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق-عبد مصطفی آفیشل

حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق مشہور واقعات کی تحقیق پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے، کئی حوالوں سے اصل روایات اور ان کی کیفیت کو انبیا کی عظمت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔

(17) عورت کا جنازہ-جناب غزل صاحبہ

عورت کے جنازے کو کون کون دیکھ سکتا ہے؟ کون کون کندھا دے سکتا ہے؟ کیا شوہر کندھا نہیں دے سکتا؟ اور ایسے کئی سوالات کے جوابات آپ کو اس رسالے میں ملیں گے۔

(18) ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی-عبد مصطفی آفیشل

ایک عاشق کی بڑی دل چسپ کہانی ہے جس میں مزاح ہے، تفریح ہے، سبق ہے اور عبرت ہے۔ اس واقعے کو علامہ ابن جوزی کی کتاب ذم الھوی سے لیا گیا ہے۔

(19) آئیے نماز سیکھیں-عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں نماز پڑھنے اور اس سے متعلق زیادہ سے زیادہ مسائل کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اصطلاحات کو آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے، اس کے اگلے حصوں پر بھی کام جاری ہے۔

(20) قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں اس بات کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ماں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا یا باپ کے نام سے

(21) محرم میں نکاح-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں بیان کیا گیا ہے کہ ماہ محرم الحرام میں بھی نکاح جائز ہے اور اسے ناجائز کہنا بالکل غلط ہے، محرم میں غم منانا یہ کوئی اسلامی رسم نہیں اور چاہے گھر بنانا ہو یا مچھلی، انڈہ اور گوشت وغیرہ کھانا سب محرم میں جائز ہیں۔

(22) روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں مشہور روایتوں کی تحقیق پر مشتمل ہے، اس میں روایتوں کی تحقیق بیان کی گئی ہے۔ صحیح روایتوں کی صحت پر اور باطل روایتوں کے موضوع و بے اصل ہونے پر دلائل پیش کیے گئے ہیں، اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(23) روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا دوسرا حصہ ہے، اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(24) بریک اپ کے بعد کیا کریں ؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ ان نوجوانوں کے لیے لکھا گیا ہے جو عشق مجازی میں دھوکا کھا کر اپنی زندگی کے سفر کو جاری رکھنے کے لیے راہ تلاش کر رہے ہیں۔

(25) ایک نکاح ایسا بھی-عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سچی کہانی ہے، ایک نکاح کی کہانی، اس میں جہاں اسلامی طریقے سے نکاح کو بیان کیا گیا ہے وہیں اس پر عمل کی کوشش بھی کی گئی ہے، ہے تو یہ ایک کہانی پر اس میں آپ تحقیقی نکات بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

(26) کافر سے سود-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ ایک کافر اور مسلمان کے درمیان سود کی کیا صورتیں ہیں ؟ اور ساتھ ہی لون، بینک اور ڈاک سے ملنے والے منافع پر علمائے اہل سنت کی تحقیق بھی شامل رسالہ ہے۔

(27) میں خان تو انصاری-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں قوم، ذات اور برادری وغیرہ کی اصل پر یہ ایک تحقیقی کتاب ہے، اس مساوات کو قائم کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، کفو کے مسئلے پر تحقیقی مواد بھی شامل کتاب ہے۔

(28) روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا تیسرا حصہ ہے، اس کے دو حصوں کا ذکر ہم کر آئے ہیں، اس کے چوتھے حصے پر کام جاری ہے۔

(29) جرمانہ-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مالی جرمانے کے متعلق لکھا گیا ہے۔ مالی جرمانہ فقہ حنفی میں جائز نہیں ہے اور اسے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

(30) لاالہ الااللہ، چشتی رسول اللہ ؟۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اولیا کی ایک خاص حالت کے بیان میں ہے جسے "سکر" اور "شطحیات" وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس تعلق سے اہل سنت کے معتدل موقف کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ان کے لیے دعوت فکر ہے جو افراط و تفریط کے شکار ہیں۔

(31) تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام۔ عرفان برکاتی

یہ اعلی حضرت، امام احمد رضا بریلوی کی کتاب شمول الاسلام پر تخریج ہے۔

(32) اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)۔ عرفان برکاتی

اس کتاب میں اصلاح معاشرہ کے لیے احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اصلاح معاشرہ کے حوالے سے یہ ایک اچھی کتاب ہے۔

(33) کلام عبید رضا۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ الحاج اویس رضا قادری پاکستانی کے کلام کا مجموعہ ہے۔

(34) مسائل شریعت (جلد 1)۔ سید محمد سکندر وارثی

اس کتاب میں تقریباً سات سو سوال جواب ہیں۔ روز مرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کثرت سے موجود ہیں۔ فقہ حنفی کی روشنی میں مسائل کو بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(35) اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا۔ مولانا حسن نوری گونڈوی

یہ مختصر سا رسالہ ایک اہم پیغام پر مشتمل ہے کہ علما و عوام سب کو چاہیے کہ لاعلمی کا اعتراف کرنے کی عادت ڈالیں اور جہاں علم نہ ہو وہاں تکلف کر کے جواب نہ دیتے ہوئے کہہ دیا جائے کہ میں نہیں جانتا۔

(36) سفرنامہ بلاد خمسہ۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سفرنامہ ہے، ہندستان کے پانچ بلاد کے سفر کے احوال پر مشتمل ہے۔ اس کے مطالعے سے جہاں آپ پانچ بلاد کے متعلق معلومات حاصل کریں گے وہیں کئی علمی نکات بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

(37) منصور حلاج۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ مختصر سا رسالہ حضرت منصور حلاج رحمہ اللہ کے حالات پر ہے جس میں علمائے اہل سنت کی تحقیق کو بیان کیا گیا ہے اور حضرت منصور حلاج کے بارے میں رکھے جانے والے نظریات کو پیش کر کے جائزہ لیا گیا ہے۔

(38) مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں

اس رسالے میں علامہ وقار رضا القادری المدنی سلمہ الباری نے امام احمد بن حنبل کے صحابہ کرام کے متعلق نظریات کو پیش کیا ہے اور حضرت امیر معاویہ کے حوالے سے بھی کلام کیا گیا ہے۔

(39) مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں۔ مولانا محمد ثقلین ترابی نوری، مولانا محمد سلیم رضوی

یہ کتاب شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مفتیٔ اعظم ہند کی سیرت اور کردار پر لکھا گیا ہے۔

(40)سفرنامہ عرب۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

یہ مفتی خالد ایوب مصباحی کا ملک عرب کے سفر کے دوران لکھا گیا سفرنامہ ہے۔

(41)تحریرات لقمان - علامہ قاری لقمان شاہد

مختلف موضوعات پر مشتمل یہ نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اس کتاب کو سیکڑوں کتابوں کا نچوڑ کہا جا سکتا ہے۔ یہ اصل میں علامہ لقمان شاہد صاحب کی فیس بک پر تقریباً 8 سال کی گئی پوسٹوں کا مجموعہ ہے۔

(42)من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق - زبیر جمالوی

یہ رسالہ مشہور روایت "من سب نبیا فاقتلوہ" کی تحقیق پر لکھا گیا ہے جس میں اس روایت کی سند پر تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔

(43)ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

اس رسالے میں ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ اس قدر کتابیں ڈاکٹر صاحب نے نہیں لکھی ہیں بلکہ دوسروں کی محنتوں کو اپنے نام کیا ہے۔

(44)فرضی قبریں۔ عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں علمائے اہل سنت کے 20 سے زائد حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فرضی قبریں، مزارات وغیرہ بنانا اور ان کے ساتھ اصل جیسے معاملات کرنا حرام ہے۔

(45)سنی کون؟ وہابی کون؟۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ بہت عام فہم زبان میں لکھا گیا ہے تاکہ سنی اور وہابی کے درمیان اصل اختلاف کی نوعیت ہر کوئی سمجھ سکے۔

(46)علم نور ہے۔ محمد شعیب جلالی عطاری

اس میں علم دین کے فضائل، علم کے حصول اور علم دین کے فروغ کے حوالے سے قرآن و سنت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

(47)یہ بھی ضروری ہے۔ محمد حاشر عطاری

یہ رسالہ تبلیغ دین کی اہمیت پر لکھا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ "یہ (تبلیغ دین) بھی ضروری ہے"

(48)مومن ہو نہیں سکتا۔ فہیم جیلانی مصباحی

یہ رسالہ تین حدیثوں کی شرح پر مشتمل ہے جو ان الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہیں کہ "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن ہو نہیں سکتا...الخ"

(49)جہان حکمت۔ محمد سلیم رضوی

یہ کتاب اولیائے کرام کے اقوال پر مشتمل ہے۔ کئی کتابوں میں سے منتخب اقوال کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ جذبے کو بیدار کرنے کے لیے اور کئی امور میں ان اقوال کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

(50)ماہ صفر کی تحقیق۔ مولانا محمد نیاز عطاری

اس رسالے میں ماہ صفر کے حوالے سے جو غلط فہمیاں عام ہیں ان کی اصلاح کی گئی ہے۔

(51)فضائل و مناقب امام حسین۔ ڈاکٹر فیض احمد چشتی

اس کتاب میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کیے گئے ہیں اور ساتھ میں واقعۂ کربلا پر بھی بیان موجود ہے۔

(52)شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر۔ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ، تشریح اور تخریج ابو حامد عمران رضا عطاری المدنی نے کی ہے۔

(53)تحریرات بلال۔ مولانا محمد بلال ناصر

یہ کتاب مولانا محمد بلال ناصر کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔ مختلف موضوعات پر تحریریں آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(54)معارف اعلی حضرت

اس کتاب میں کئی لکھاری حضرات کے مضامین کو شامل کیا گیا ہے۔ اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی کی سیرت اور ان کے اوصاف پر یہ ایک بہترین کتاب ہے۔

(55)نگارشات ہاشمی۔ مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی

یہ کتاب مولانا محمد بلال شاہ ہاشمی کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔ مختلف موضوعات پر تحریریں آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(56)ماہنامہ التحقیقات۔ ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ

یہ ایک ماہنامہ ہے جو دار التّحقیقات انٹرنیشنل کی خوب صورت کاوش ہے۔ مختلف موضوعات پر تحقیقی مضامین اس میں شامل کیے گئے ہیں۔

(57)حضرت امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں۔ مبشر تنویر نقشبندی

50 سے زیادہ باحوالہ اقوال وفرامین؛

کیا فرماتے ہیں پہلی تین صدیوں کے اسلاف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں؟ جانیں اس کتاب میں

(58)زر خانۂ اشرف۔ محمد منیر احمد اشرفی

یہ کتاب محمد منیر احمد اشرفی کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔ 700 سے زیادہ علمی اور اصلاحی تحریروں کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ آخر میں ایک باب الگ سے بنایا گیا ہے جس میں مختصر تحریریں اور اقوال موجود ہیں۔

(59)حضرت خضر علیہ السلام۔ ایک تحقیقی جائزہ

حضرت خضر علیہ السلام کون ہیں؟ نبی ہیں؟ فرشتے ہیں؟ ولی ہیں؟ ان کا نام کیا ہے؟ وغیرہ پر ایک تحقیقی پیشکش

(60)ایمان افروز تحاریر۔ محمد ساجد مدنی

1200 سے زائد تحریروں کا مجموعہ؛ یہ سب مطالعے کے دوران نوٹ کیے گئے ہیں۔

(61)انبیا کا ذکر عبادت۔ ایک حدیث کی تحقیق۔ اسعد عطاری مدنی

یہ مختصر رسالہ ایک حدیث کی تحقیق پر مشتمل ہے۔ انبیا کا ذکر عبادت ہے... الخ حدیث کی سند پر کلام کیا گیا ہے۔

(62)رشحات ابن حجر۔ فرحان خان قادری (ابن حجر)

یہ کتاب سیکڑوں علمی اور تحقیقی تحریروں کا مجموعہ ہے۔

(63)تجلیات احسن (جلد 1)۔ محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی

یہ کتاب جناب محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی کے مضامین کا مجموعہ ہے۔ موضوعات بہت ہی عمدہ ہیں۔ حالات حاضرہ کے حساب سے ہر مضمون قابل تعریف ہے۔

(64)درس ادب۔ غلام معین الدین قادری

اساتذہ، والدین، دینی کتب وغیرہ کا ادب واحترام سکھاتی ایک کتاب۔ قرآن وسنت اور بزرگوں کے واقعات وارشادات سے سجائی گئی ایک مختصر تحریر

(65)تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)۔ محمد شعیب عطاری جلالی

یہ جناب محمد شعیب عطاری جلالی کی علمی اور اصلاحی تحریروں کا مجموعہ ہے۔

(66)حق پرستی اور نفس پرستی۔ علامہ طارق انور مصباحی

یہ ایک بہت علمی کتاب ہے۔ افراط وتفریط کے شکار لوگوں کی سرکوبی کی گئی ہے اور بڑے اچھے انداز میں اعتدال کا پیغام دیا گیا ہے۔

(67)خوان حکمت۔ محمد سلیم رضوی

یہ کتاب 850 سے زائد اقوال کا مجموعہ ہے۔ پر حکمت اقوال باحوالہ نقل کیے گئے ہیں۔ بازار میں ملنے والی غیر معتبر اقوال سے متعلقہ کتب سے اسے انفرادیت حاصل ہے۔

(68)صحابہ یا طلَقاء؟۔ مبشر تنویر نقشبندی

صحابہ اور طلقاء کی اصطلاح اور اس کو بنیاد بناکر حضرت امیر معاویہ اور ان کے والد گرامی رضی اللہ عنہما پر کیے جانے والے اعتراض کے جواب میں اپنی نوعیت کا منفرد رسالہ

(69)روشن تحریریں۔ ابوحاتم محمد عظیم

یہ کتاب جناب ابوحاتم محمد عظیم کے علمی اور اصلاحی مضامین کا مجموعہ ہے۔

(70)تحریرات ندیم۔ ابن جاوید ابوادب محمد ندیم عطاری (یہ کتاب)

یہ کتاب جناب محمد ندیم عطاری کے علمی اور اصلاحی مضامین کا مجموعہ ہے۔

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

TO DONATE :

Account Details :

Airtel Payments Bank

Account No.: 9102520764

(Sabir Ansari)

IFSC Code : AIRP0000001

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm **9102520764**

OUR DEPARTMENTS:

enikah
E NIKAH MATRIMONIAL SERVICE

SABIYA
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

BOOKS r
ROMAN BOOKS

PS graphics
PURE SUNNI GRAPHICS
GRAPHIC DESIGNING DEPARTMENT

ACAG MOVEMENT
TO CONNECT AHLE SUNNAT

/abdemustafaofficial

for more details WhatsApp on **+919102520764**

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
visit **blogs.abdemustafa.in**

(2) Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library, visit **books.abdemustafa.in**

(4) E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
visit **www.enikah.in**

(4) E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.
read more about us on **www.abdemustafa.in**
contact us at contact@abdemustafa.in

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION